اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
SEPTEMBER 2025
مسلسل اشاعت نمبر 375
Regd. # MC-1177

الكَشْفُ وَالْبَيَانُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالنِّسْيَانِ

انسان اور بُھول

مصنّف
ابو الفیض عبد الغنی نابُلسی حنفی دمشقی
(المتوفی ۱۱۴۳ھ)

ترجمہ و اضافہ
فیض ملت مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
(متوفی: ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰م)

تخریج و تحشیہ
علامہ سید منیر شاہ عطاری نعیمی
(متخصص جامعۃ النور، جمعیت اشاعت اہلسنت، پاکستان (کراچی))

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

الكَشْفُ وَالْبَيَان فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالنِّسْيَان

انسان اور بھول

مُصنّف

ابو الفیض عبد الغنی نابُلسی حنفی دمشقی

(المتوفی ۱۱۴۳ھ)

ترجمہ واضافہ

فیض ملت مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی

(متوفی: ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰م)

تخریج وتحشیہ

علّامہ سیّد منیز شاہ عطاری نعیمی

(متخصص جامعۃ النور، جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان (کراچی)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : الكشف والبيان فيما يتعلق بالنسيان

انسان اور بھول

مُصنّف : ابو الفیض عبد الغنی نابلسی حنفی دمشقی (المتوفی ۱۱۴۳ھ)

ترجمہ و اضافہ : فیض ملت مفتی محمد فیض احمد اویسی

(متوفی ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰م)

تخریج و تحشیہ : علامہ سیّد منیز شاہ عطاری نعیمی

(متخصص جامعۃ النور، جمعیت اشاعت اہلسنّت)

سن اشاعت : ربیع الاخریٰ ۱۴۴۷ھ / ستمبر 2025ء

ناشر : جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.org پر موجود ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	پیش لفظ	5
2	تاثرات	6
3	مقدمہ	7
4	تصانیفِ نسیان	9
5	انسان اور بھول	10
6	نسیان کے شرعی معنی	11
7	نسیان کے اسباب	14
8	نسیان اور اُمور	15
9	نسیان دفع کرنے اور یاداشت بڑھانے کا روحانی علاج	22
10	طریقۂ عمل	23
11	احادیثِ مبارکہ	33
12	تبصرۂ اُویسی غفرلہ	40
13	بزرگانِ دین کے ارشادات (رحمہم اللہ)	41
14	سوال	43
15	جواب	43
16	نسیان کا طبی علاج	46
17	قوتِ حافظہ اور اس کی ضرورت	46

18	حافظہ اور اس کی اقسام	48
19	نسیان کی طبی تحقیق	49
20	گرمی سے نسیان کا علاج	49
21	خشکی سے نسیان کا علاج	51
22	سردی اور رطوبت سے نسیان کا علاج	51
23	اپیل اُویسی غفرلہ	52
24	نسیان کے ازالہ اور قوتِ حافظہ میں اضافہ کے نسخے	52
25	ایک اہم نسخہ	52
26	نسیان اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام	53
27	تبصرہ اُویسی غفرلہ	53
28	احادیثِ مبارکہ	61
29	تبصرہ اُویسی غفرلہ	64
30	نسیانِ آدم علیہ السلام	68
31	نسیانِ عوام	68
32	اصل مسئلہ	68
33	عقلیات	69
34	مسائل واحکام سہو ونسیان	72
35	اختتامیہ	92
36	ماخذ ومراجع	94

پیشِ لفظ

نَحمدہ ونُصلّی ونسلّم علٰی رسولِہ الکریم

نسیان ایک آفت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ"
(المصنّف لابن أبي شيبة، كتاب الأدب، تذاكر الحديث، رقم الحديث: ٢٦١٤، ٥/ ٢٨٦، مطبوعة: مكتبة العلم والحكم، المدينة المنورة)

یعنی، علم کی آفت نسیان ہے۔

اور ہر شخص قوتِ حافظہ کی دُرستگی اور نسیان سے بچنا چاہتا ہے اور علماء و اَطبّاء نے نسیان کے مختلف اسباب بیان کئے ہیں اور نسیان سے نجات کے لئے اَوراد و وظائف اور ادویات تجویز کی ہیں۔ اس موضوع پر علمائے کرام قلم اُٹھایا، کُتُب و رسائل تحریر کئے جن میں سے علّامہ ابوالفیض عبدالغنی نابُلسی دمشقی حنفی (متوفی ۱۱۴۳ھ) ہیں جنہوں نے "الکشفُ والبیان فیما یتعلّق بالنِّسیان" کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا اور فیضِ ملّت حضرت علّامہ فیض احمد اُویسی حنفی متوفی (۱۴۳۱ھ) نے اس کا اُردو زبان میں ترجمہ فرمایا اور افادات تحریر فرمائے۔ کچھ عرصہ قبل فیض ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید نے اس کی اشاعت کی خواہش ظاہر کی اور فقیر نے دارالافتاء النّور کے تدریب میں مشغول علماء میں سے ایک عالم دین حضرت علّامہ سیّد منیز شاہ صاحب عطاری نعیمی زید علمہ کے ذمے تخریج و تصحیح کا کام دیا، اُنہوں نے مصروفیات کی کثرت اور وقت نہ ہونے کے باوجود اپنے تلامذہ کے ساتھ مل کر یہ کام مکمل کر کے مجھے دیا۔ اس طرح اب یہ رسالہ اشاعت کے لئے تیار ہے۔ اللہ تعالیٰ مُصنّف، مترجم اور تخریج کا کام سرانجام دینے والے علمائے کرام کی سعی کو اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔

اور ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کراچی اپنے سلسلہ اشاعت 375 پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اراکین اور جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔

فقط: عبدہ محمد عطاء اللہ نعیمی
شیخ الحدیث جامعۃ النّور و رئیس دارالافتاء جامعۃ النّور
جمعیّت اشاعت اہل سنّت پاکستان (کراچی)

تاثرات

مفکر اسلام، پیر طریقت، حضرت علّامہ پیر سیّد محمد امین الحسنات شاہ صاحب مدظلہ العالی

جانشین پیر کرم شاہ صاحب الازہری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیر السالکین علیہ الرحمۃ

حضرتُ العلوم محمد فیض احمد اُویسی صاحب دامت برکاتہم العالیہ علماءِ حقہ وارثانِ علومِ نبوت ہیں۔ ان کا وُجود ہر دور میں اُمتِ مسلمہ کے لئے نفع بخش ثابت ہوا ہے۔ موجودہ دور میں حضرت علّامہ اُویسی قبلہ وہ نادر الوجود ہستی ہیں جو تحریری و تبلیغی ذرائع کو زیرِ استعمال لاکر نونہالانِ امت کو دین کی حقیقی اقدار سے متعارف کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان کی ژرف نِگاہی اور علمی وسعت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ عملی زندگی کے ہر موضوع پر ان کی کُتب ورسائل مطبوعہ وغیر مطبوعہ موجود ہیں جس سے ہر خاص وعام استفادہ کر سکتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِنہیں عمرِ دراز عطا فرمائے اور ان کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے۔

منجانب: پیر محمد امین الحسنات شاہ

بھیرہ شریف، ضلع سرگودھا

بنام: صوفی باصفا محمد مقصود حسین قادری اُویسی صاحب

مقدمہ

مبسملاً محموداً ومصلیاً ومسلماً

امابعد! ایک عرصہ پہلے فقیر نے یہ رسالہ تیار کیا۔ اس کی اشاعت کا انتظار تھا کہ اچانک ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۷ء میں دمشق (شام) کی زیاراتِ مزارات کے سلسلہ میں جانا ہوا، ایک مکتبہ پر رسالہ ''الکَشْفُ وَالْبَیَان فِیمَا یَتَعَلَّقُ بِالنِّسْیَان '' پر نظر پڑی، خریدنا چاہا تو مالکِ مکتبہ نے کہا صرف یہی ایک نسخہ ہے عنقریب شائع ہو گا۔ مالکِ مکتبہ اہلِ علم معلوم ہوئے تو متعدّد کُتب پر اِن کے حواشی پڑھے مثلاً حاشیہ مراقی الفلاح وحاشیہ رسالہ کراماتِ اولیاء وغیرہ وغیرہ۔ ان سے مولانا الحاج امجد علی چشتی صاحب نے فقیر کا تعارف کرایا تو انہیں سلسلہ اُویسیہ قادریہ میں داخل ہونے کا اشتیاق ہوا۔ فقیر سے رُجوع کیا تو فقیر نے سلسلہ عالیہ میں داخل کر کے سیّدنا مفتیٔ اعظم ہند الشیخ العلامہ محمد مصطفٰی رضا خان ابن مُجدِّدِ دین وملّت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے واسطہ سے انہیں ان کی خواہش پر خلافت نامہ لکھ دیا۔ اس کے بعد فقیر کے ساتھ تاحال عقیدت کے طور پر رابطہ ہے۔ اس سال ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۰۰۰ء پھر قسمت کا ستارہ چمکا تو حرمَین شریفَین، شام وعراق وبغداد کی زیارات سے مشرف ہوا۔ (1)

موصوف کے پاس کتابوں کے سلسلے میں گئے تو رسالہ مذکورہ مع حواشی خود مع رسائل

(1) فقیر اُویسی غفرلہ نے ایک مفصل سفر نامہ عراق وشام مع مزارات کی رنگین تصاویر تحریر کیا جو طبع ہو چکا ہے اور ہر کُتب خانہ پر دستیاب ہے۔

دیگر فقیر کو ہدیہ دیئے۔ اسی وقت سے اس میں مزید اضافے دورانِ سفر لکھے۔ اس کی اشاعت کے لئے حضرت الحاج حافظ عبدالکریم صاحب اُویسی قادری زید مجدہٗ نے پہلے سے پیشکش کر دی تھی، سفر سے واپسی کے بعد رسالہ کی ترمیم واضافہ کے بعد ان کے حوالہ کر رہا ہوں۔ [2]

خدا تعالیٰ بحرمت النبی الکریم ﷺ فقیر اور ناشر کے لئے توشہ راہِ آخرت اور مستفیدین کے لئے راہِ ہدایت کا سبب بنائے۔ (آمین)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۲۲ جمادی الآخری ۱۴۲۱ھ، ۲۳ اگست ۲۰۰۰ء بروز بدھ

---

(2) یہ رسالہ اس سے قبل شوال المکرم ۱۴۲۱ھ، جنوری ۲۰۰۱ء میں سبز واری پبلشرز نے شائع کیا۔ اس رسالے کو از سر نو کمپوز کیا گیا اور جہاں جہاں پچھلے شائع کردہ رسالے میں اغلاط تھیں اُن کو دور کرنے کے بعد تخریج کے ساتھ اس رسالے کو کم وبیش ۲۴ سال کے بعد دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدُ للہ العَلِیِّ العظیمِ والصّلاۃُ والسّلامُ علیٰ رَسُولِہ الکریمِ

امابعد! فقیر سے قبل مندرجہ ذیل اسلاف صالحین نے جو تصانیف فرمائیں وہ ذیل کے عنوان سے فقیر کا قلمی بیان پڑھئے۔

تصانیفِ نسیان

اس موضوع پر "قَلَائِدُ الْعِقْیَان فِیمَا یُوْرِثُ الْفَقْرَ وَالنِّسْیَان" ہے اس کے مصنف علامہ برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد الناجی محدّثِ دمشق (وفات ۹۰۰ھ) ہیں۔ اس موضوع پر آپ کی دوسری تصنیف "تَحْذِیْرُ الْاِخْوَان فِیمَا یُوْرِثُ الْفَقْرَ وَالنِّسْیَان" ہے۔ العِقْیَان کو آپ کے پوتے برکۃ الانام شیخ امام رضی الدین غزی ابو الفضل محمد بن محمد الغزی (ف ۹۳۵ھ) نے منظوم فرمایا، نیز آپ کے پوتے نجم الدین محمد بن محمد الغزی عامری (ف ۱۰۶۱ھ) نے بھی اسے منظوم فرمایا اور حضرت علامہ سیّدی شیخ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ (ف ۱۱۴۳ھ) کی بھی اس موضوع پر بہترین تصنیف "الکَشْفُ وَالْبَیَان فِیمَا یَتَعَلَّقُ بِالنِّسْیَان" مع حواشی مولانا عبد الجلیل العطاء اُویسی دمشقی زیدہ مجدُہ موجود ہے۔ اسی سے فقیر نے اپنی تصنیف "النِّسْیَان فِی الْاِنْسَان" میں کافی استفادہ کیا ہے۔ (الحمد للہ علیٰ ذلک)

یاد رہے کہ فقیر نے یہ رسالہ "الکَشْفُ وَالْبَیَان" دمشق سے خرید کر اس کا آغاز کر دیا ہے۔

وَالسَّعْیُ مِنَّا وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللہِ تَعَالیٰ وَمَاتَوْفِیْقِی اِلاَّ بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَصَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلیٰ حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلیٰ اٰلِہ وَاَصْحَابِہ اَجْمَعِیْنَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۲۵ ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ، بہاولپور۔ پاکستان

وارد دمشق شام (سوریہ)

انسان اور بھول

نسیان کا لغوی معنی

۱۔ لُغت میں نِسیان فعل "نَسِيَ يَنْسٰى" بروزن "عَلِمَ يَعْلَمُ" کا مصدر ہے۔ قاموس[3] میں ہے کہ "نِسْيَان ونِسَاوَةٌ" بالکسر اور "نَسْوَةٌ" بالفتح "نَسِيَ يَنْسٰى" کے مصادر ہیں۔ یہ حفظ کی ضِد ہے اور "نِسی" بالکسر وبالفتح (سے مُراد) ہر وہ شے جو بھُول جائے اور "نَسِيٌّ" بروزن فَعِيْلٌ "كثيرُ النِّسيان" اور المصباح المنیر[4] میں ہے کہ مُجرّد "نسی" اور مزید فیہ باب اِفعال "اِنساء" کا ایک معنی ہے۔

۲۔ نسیان بمعنی عمداً ترک کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ" یعنی ترک کا ارادہ نہ کرو۔

یہ باب افعال وتفعیل سے متعدّی ہوتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے "نَسِيْتُ رَكْعَتاً" یعنی میں نے رکعت غفلت کی وجہ سے ترک کی اور نَسْیَان بروز سَکْرَان "كثيرُ الغفلة" کے لئے آتا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے دوسرے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرمایا: "نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ"[5] انہوں نے اللہ کو بھلایا اللہ انہیں بھلا دے گا (یعنی توجہ کرم نہ فرمائے گا) اور رسول اللہ ﷺ نے

---

(3) القاموس المحيط، فصل النون، ص:۱۳۳۸

(4) المصباح المنير، كتاب النون، ص: ٦٠٤

(5) التوبة:٩/ ٦٧

فرمایا"أَنْسیٰ کَمَا تَنْسَوْنَ "[6] میں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔(اس کی تحقیق آئندہ صفحات میں آئے گی۔اِن شاءاللہ)

نسیان کے شرعی معنی

شرح المنار لابن الملک[7] میں ہے کہ نسیان ایک بدیہی[8] امر[9] ہے کہ ہر عقلمند انسان پر طاری ہوتا ہے تاکہ عقلمند اور اس کے غیر میں فرق ہو۔ یہ کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ بعض نے کہا کہ نسیان وہ امر ہے جو انسان پر غیر اختیاری طور پر طاری ہو جو اسے کسی شے کی یاد سے غافل کردے لیکن یہ تعریف نوم[10] اور اِغماء[11] پر بھی صادِق آجاتی ہے اس لئے اس تعریف میں قباحت ہے۔

بعض نے کہانسیان جہل کا ضروری نام ہے کہ جسے وہ جانتا تھااور چند اُمور کی وجہ سے یادرکھ نہ سکااور یہ کسی بیماری وغیرہ سے بھی نہ ہو۔نسیان کی اس تعریف میں جاننے کی قید سے نوم وغفلت خارج ہوگئے یُونہی بیماری آفت وغیرہ کی قید سے جُنون خارج ہوگیااور شرح مرقاة الوصول للمؤلِّف الدرو الغرر[12] میں ہے کہ "صُورۃ حاصلہ عند العُقول کا عدمِ مُلاحظہ ہونا جس کی شان یہ تھی کہ وہ اس کے مُلاحظہ

(6)صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، رقم الحدیث:۴۰۱، ۱/ ۱۰۴
(7) شرح منار الأنوار لابن الملك، العوارض السماوية، تحت قوله: النسيان، ص:۳۴۲
(8)جس بات کو سمجھنے کے لئے غور وفکر نہ کرنا پڑے۔
(9)بات
(10)نیند
(11)بے ہوشی
(12)شرح مرقاة الوصول إلى علم الأصول، العوارض السماوية، النسيان، ص:۳۲۶

میں ہو جب چاہے" اسے ذہول کہا جاتا ہے، یا یہ کہ اس کے لئے ملاحظہ ممکن نہ ہو مگر بعد بہ تکلیف کسبِ جدید کے۔ عرب أطباء میں اس کا نام نسیان ہے۔

علامہ ابنِ عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مشہور کے حاشیہ میں لکھا کہ لغت میں نسیان اور سہو میں کوئی فرق نہیں، اِن دونوں کا معنی ہے بوقت ضرورت شئے مستحضر (حافظہ میں حاضر) نہ ہو۔[13]

امام رملی علیہ الرحمۃ نے "شرح جمع الجوامع"[14] میں فرمایا کہ سہو شئے معلوم سے غفلت کا نام ہے کہ وہ اس پر دانائی سے تاٌمل کے بعد متنبّہ ہو جائے اور نسیان سرے سے شئے معلوم حافظہ سے زائل ہو جائے۔ أطباء کہتے ہیں کہ سہو معلومہ صورۃِ قوتِ مُدرکہ سے تو زائل ہو جائے لیکن قوتِ حافظہ میں باقی ہو اور نسیان ان دونوں کا بیک وقت زائل ہو جانا ہے۔ پھر اس کے حصول کے لئے سببِ جدید چاہیے اسی جمع الجوامع کے دوسرے مقام میں ہے کہ نسیان یہ ہے کہ مذکور کے ذِکر کا زوال ہو اور سہو یہ ہے کہ شے سے غفلت ہو کہ وہ مذکور شے فی الذہن ہے یا نہ کہ اس معنی پر نسیان سہو میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر سہو نسیان ہے لیکن ہر نسیان سہو نہیں۔[15] امام

(13) رد المحتار شرح الدر المختار ، كتاب الصلاة، باب سجود السهو ، تحت قوله: واحد عند الفقهاء، ٤ / ٤٦٨

(14) لمع اللوامع شرح جمع الجوامع، ق:٤ / ب، مخطوط مصوّر

(15) جمع الجوامع في أصول الفقه، الكلام في المقدمات، ص: ٤٠٠، تشنيف المسامع بجمع الجوامع، الإدراك وأقسامه، السهو، تحت قوله: والسهو الذهول عن المعلوم، ١ / ٦٨٢

مناوی نے شرح جامع الصغیر[16] میں حدیث "آفَةُ العِلْمِ النِّسْيَانُ" (یعنی علم کی آفت نسیان ہے) کی شرح میں لکھا ہے کہ نسیان قوتِ مدرکہ وحافظہ سے شے مدرکہ کا زوال کہ اس کے حصول کے لئے سببِ جدید کی ضرورت ہو یعنی شئے قوتِ مدرکہ سے زائل نہ ہو بلکہ باقی ہو تو معمولی سی تنبیہ سے اس پر متنبہ ہو جائے۔

التذکُّر (یاد آنا): جو شے کہ قلب سے بوجہ نسیان یا غفلت علیحدہ ہو گئی اس کے متنبہ ہونے پر قلب کے لوٹنے کا نام تذکُّر ہے۔ امام مناوی نے اس کے بعد لکھا کہ جو شئے قلب میں امانت رکھی گئی بوجہ ضُعف یا نسیان اس کے ترکِ ضبط کا نام نسیان ہے۔ امام ماوردی[17] نے فرمایا کہ نسیان دو قسم ہے: ا۔ قوتِ متخیّلہ کے ضُعف سے پیدا ہوتا ہے وہ جس سے ذہن غافل ہے، حفظ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا جس کا یہ حال ہو کہ وہ بہت اضداد کے حجّت پکڑتا ہے اور اسے کُتب بینی کی زیادہ ضرورت رہتی ہے۔ اس جیسے آدمی کو صبر کے سوا چارہ نہیں یا تھوڑی چیزیں یاد رکھ سکتا ہے کیونکہ وہ قلیل اشیاء کے حفظ پر قادر ہے اور اسے صبر کرنا بہتر ہے اس حرص سے کہ وہ چاہے کہ اسے وہ تمام اُمور حاصل ہوں۔ ۲۔ کوتاہی، غفلت اور سُستی آور امور کے ارتکاب سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسے آدمی کو لازم ہے کہ وہ کثرتِ درس اور دوامِ نظر سے غفلت وکوتاہی کو ہٹائے۔[18]

---

(16)فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، رقم الحدیث:۱۲، ۱/ ۷۰

(17)أدب الدین والدنیا، الباب الثانی فی أدب العلم، فصل فی أسباب التقصیر فی العلم، القسم الثالث ماكان لعلة فی المستمع، آفة النسیان وعلاجها، ص: ۱۰۵

(18)فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، رقم الحدیث:۱۲، ۱/ ۷۰

خلاصہ: علامہ ابنِ نجیم الاشباہ والنظائر[19] میں اَحکامُ النّاسی کے تحت لکھتے ہیں کہ بوقتِ ضرورت شے کا یاد نہ ہونا نسیان ہے لیکن نسیان و سہو کے درمیان فرق کے متعلق علماء کا اختلاف ہے، صحیح اور مُعتمد علیہ قول یہی ہے کہ دونوں مترادف ہیں۔

نسیان کے اسباب

نسیان دماغ کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ اَطبّاء نے اس مرض کو امراضِ سر اور دماغ سے شمار کیا ہے۔ یہاں تک کہ بو علی سینا نے "کتاب القانون"[20] میں لکھا ہے کہ "فسادُ الذّکرِ وھو النّسیانُ إنّما یکونُ فی مُؤخّرِ الدّماغِ لأنّہ نقصانٌ فی فعلٍ من أفاعِیلِ الدماغِ أو بُطلان فی جمیعِہ" یاداشت کا فساد جس کا دوسرا نام نسیان ہے وہ یا تو دماغ کے پچھلے حصہ میں کسی فعل میں خرابی کے سبب سے ہوتا ہے یا اس فعل کے باطل ہو جانے کے سبب سے ہوتا ہے۔ اس کا پہلا سبب تو سردی ہے یا وہ خالص سردی ہوگی یا خشکی کے ساتھ مل کر اس وقت کوئی شے دماغ میں آہی نہیں سکتی یا وہ سردی رطوبت کے ساتھ ہوگی۔ اس وقت اسے ماضی کی باتیں یاد نہ ہوں گی اور نہ ہی وہ اُمورِ عالیہ ووقتیہ محفوظ رکھ سکے گا۔ اکثر نسیان اور یاداشت کا فساد سردی اور رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن کبھی دماغ پر وَرم کی وجہ سے ہوتا ہے بالخصوص ایسے وَرم سے جو سردی کی وجہ سے ہو گئے ہوں۔

---

(19) الأشباہ والنظائر، الفن الثالث، أحکام الناسی، ص: ۲۵۹

(20) القانون فی الطب، الکتاب الثالث، الفن الأول، فی أمراض الرأس والدماغ، فصل فی فساد الذکر، ۲/ ۹۹

اب ہم وہ مُجرّبات ذِکر کرتے ہیں جنہیں لوگوں نے آزمایا کہ وہ نسیان کے مُوجِب و مُقتضِی ہیں، اِن سے احتراز لازم ہے اور یہ عوام میں مشہور بھی ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا بیان ملاحظہ ہو۔

نسیان آور اُمور

۱۔ ننگے جسم سونا

۲۔ بکثرت نیند کرنا

۳۔ پیاز اور لہسن کا چھلکا آگ میں جلانا

۴۔ چاشت کے وقت سونا

۵۔ قہقہہ مارنا اور ضحک یعنی زور سے ہنسنا

۶۔ قبرستان میں ہنسنا

۷۔ کبوتر بازی اور انہیں اُڑانا

۸۔ عمداً (جان بُوجھ کر) جھوٹ بولنا

۹۔ کھڑے پانی کو دیکھنا

۱۰۔ اپنے اور غیر کا ستر دیکھنا

۱۱۔ سُولی پر لٹکے ہوئے کو دیکھنا

۱۲۔ زِنا

۱۳۔ صغیرہ وکبیرہ گناہوں کا اِرتکاب

۱۴۔ بیوی سے صحبت کی کثرت

۱۵۔ہاتھ منہ دھوئے بغیر جنب (ناپاک) کا کھانا پینا۔

۱۶۔زیادہ بیدار رہنا

۱۷۔زیادہ رِیاضت اور تھکانے والے کام۔

۱۸۔ہاتھوں کو گارے اور مٹی سے دھونا

۱۹۔ویران مکانوں کو دیکھنا

۲۰۔ننگے ہو کر پیشاب کرنا

۲۱۔بیت الخلاء میں پہلے دایاں پاؤں رکھنا

۲۲۔سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا

۲۳۔بائیں ہاتھ سے کھانا۔

۲۴۔اولاد کو بد دعا کرنا

۲۵۔یونہی اپنے اہل وعیال کے لئے بلاؤں اور مَصائب میں گرفتار ہونے کی بد دعا۔

۲۶۔رات کے وقت جھاڑو دینا

۲۷۔پھٹے پرانے کپڑوں سے گھر کی صفائی کرنا

۲۸۔کھانے کے برتنوں کو پھٹے پرانے کپڑوں سے صاف کرنا۔

۲۹۔اولاد اور والدین کے لئے دعائے خیر نہ کرنا۔

۳۰۔دستر خوان سے گرے پڑے روٹی کے ٹکڑوں سے لاپرواہی کرنا یعنی ان کو یونہی گرا پڑا ہوا رہنے دینا، انہیں اُٹھا کر باعزت جگہ نہ رکھنا۔

۳۱۔گھروں کو جھاڑو نہ پھیرنا یعنی ان کی صفائی نہ کرنا۔

۳۲۔ جسم پر پہنے ہوئے کپڑے کو سینا۔

۳۳۔ جُوئیں زندہ چھینک دینا۔

۳۴۔ جُوئیں قبروں پر پھینکنا۔

۳۵۔ قبروں پر کھانا یونہی کھانے والی اشیاء قبروں پر ڈالنا۔

۳۶۔ کھڑے ہوئے پانی (جس سے غسل یا وضو کیا جاتا ہے) میں پیشاب کرنا۔

۳۷۔ گداگر سے سُوکھی روٹی کے ٹکڑے خریدنا۔

۳۸۔ بخل

۳۹۔ اِسراف (فضول خرچی)

۴۰۔ روزی میں تنگی کرنا۔

۴۱۔ بلاضرورت پیشاب کی جگہ یا پائخانہ کی جگہ پر وضو کرنا۔

۴۲۔ جما ہوا گوند چبانا۔

۴۳۔ روٹی کے علاوہ باقی کھانے پینے کی اشیاء کو گرم گرم کھانا پینا (چائے پینا اسی کی زد میں ہے)۔ اُویسی غفرلہ

۴۴۔ بلی کا جھوٹا کھانا پینا۔

۴۵۔ کنگھا، جس کے دندانے ایک یا زائد ٹوٹے ہوئے ہوں کا استعمال کرنا۔

۴۶۔ نماز سستی کے ساتھ ادا کرنا۔

۴۷۔ انڈوں کے چھلکوں پر چلنا۔

۴۸۔ قبروں کے کتبے پڑھنا

۴۹۔ پھونک مار کر دِیا یا لالٹین (موم بتی وغیرہ) بجھانا
۵۰۔ مکڑی کا جالا گھروں پر چھوڑے رکھنا
۵۱۔ کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپے بغیر رہنے دینا۔
۵۲۔ گھر کے کسی ایک دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھنا۔
۵۳۔ دروازوں کے درمیان بیٹھنا۔
۵۴۔ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ (وغیرہ) کے درمیان گزرنا۔
۵۵۔ منہ سے یعنی دانتوں سے کسی شئے کو توڑنا (اسی میں کوکا کولا وغیرہ داخل ہے)
۵۶۔ داڑھی کے بعض بالوں کو دانتوں سے توڑنا۔
۵۷۔ کھانے والے اناج کا اِحتکار (ذخیرہ اندوزی کرنا)۔ (احتکار کی تفصیل کُتُب فقہ میں ہے)
۵۸۔ گھر اور عیال دار اور ہر قسم کا غم۔
۵۹۔ مطلقاً ہر طرح کا غم
۶۰۔ ٹھنڈا پانی بکثرت پینا۔ (برف اور ٹھنڈی بوتلیں اسی کی زد میں ہیں)
۶۱۔ ٹھنڈی چیزیں (جیسے مچھلی، دودھ، سرکہ اور تمام کھٹی چیزیں) کھانا۔
۶۲۔ ٹھنڈے میوے بکثرت کھانا۔
۶۳۔ باکلا، کھٹا سیب اور سبز دھنیا کھانا۔
۶۴۔ شراب نوشی
۶۵۔ گھاس (حشیش) کھانا۔
۶۶۔ نر جانور کا گوشت کھانا

۶۷۔ بوڑھی بھیڑ (نر، مادہ) کا گوشت

۶۸۔ بہت زیادہ موٹے (چربی والے) جانور کا گوشت یعنی چربی زیادہ کھانا۔

۶۹۔ ہر قسم کا گوشت بکثرت کھانا۔

۷۰۔ کچی پیاز کھانا۔

۷۱۔ کچا انڈا کھانا

۷۲۔ بیٹھ کر عمامہ باندھنا

۷۳۔ کھڑے ہو کر شلوار پہننا۔

۷۴۔ حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو گالی دینا (یونہی ہر محبوبِ خدا کو گالی دینا) اور ان کی مذمت کرنا۔

۷۵۔ ہوا کو گالی دینا

۷۶۔ بازار میں بہت سویرے جانا۔

۷۷۔ غسل خانہ میں چونا بال مونڈنے کے لئے استعمال کرنا۔

۷۸۔ فجر کی نماز پڑھ کر بہت جلد مسجد سے نکل کر چلے آنا (اسی طرح نمازِ فجر کے بعد فوراً سو جانا)

۷۹۔ دامن اور آنچل سے منہ ہاتھ وغیرہ صاف کرنا۔

۸۰۔ گرہ دار قلم سے لکھنا (وہ قلم جو لکڑی چھیل کر بنائے جاتے ہیں)

۸۱۔ ہر لکڑی سے خلال کرنا۔

۸۲۔ بیت الخلاء میں مسواک کرنا۔

۸۳۔ غیر کی مسواک استعمال کرنا۔

۸۴۔ آٹے کا خمیر دوسروں کو ضرورت پر دینے سے منع کرنا۔(یونہی معمولی ضرورت کی اشیاء جیسے نمک وغیرہ)

۸۵۔دو عورتوں کے درمیان چلنا۔

۸۶۔دو اونٹ ایک رسی سے بندھے ہوئے ہوں توان کے درمیان چلنا یعنی اونٹوں کی قطار کے درمیان چلنا۔

۸۷۔ سڑک (اسی طرح ہر راستہ) کے درمیان چلنا۔

۸۸۔باپ کے آگے چلنا۔

۸۹۔یونہی استاذ اور مُرشد یونہی ہر ذی عزّت واحترام بزرگ اور علماء کے آگے چلنا۔

۹۰۔ قُرّاء و علماء کا جھگڑنا اور دوسرے پر علمی طور پر حملہ آور ہونا۔

۹۱۔فاجر و فاسق کی نیکی کے متعلق صفائی دینا۔

۹۲۔نیک لوگوں کا بُرے لوگوں کی حمایت اور طرفداری کرنا۔

۹۳۔بے معنی کلام کی طرف کان لگانا۔

۹۴۔ گُدّی کو داغنا۔

۹۵۔سیاہ جوتا پہننا۔

۹۶۔ناخنوں کا بڑھانا۔

۹۷۔زیادہ میلا کچیلا رہنا۔

ممکن ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی ہوں لیکن ان اسباب سے احتراز کرنے سے بھی نسیان کے مرض سے نجات ممکن ہے۔

فائدہ: یہ جملہ اُمور جہاں نسیان پیدا کرتے ہیں یونہی ان سے فقر و تنگدستی میں

بھی اضافہ ہوتا ہے۔[21]

انتباہ:

یہ جملہ اُمور جو ہم نے گن گن سنائے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے ارتکاب پر مُداوَمت ہو۔ اگر گاہے گاہے ان اُمور میں سے کسی اَمر کا ارتکاب ہو جائے تو نسیان خواہ مخواہ چمٹ نہیں جاتاہاں اگر عادت بن جائے تو پھر خیر نہیں۔ اسی لئے صُوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ کسی بھی ممنوع پر عمل نہ ہو تاکہ اگر طبیعت کو وہ عمل بھا گیا یعنی طبع کو پسند آگیا تو بھی نفس اس پر عادت ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے ہر ممنوع امر سے بچنا لازم ہے۔

تشریح: ان جملہ اُمور کا یا تو قرآن میں اشارہ ہے یا احادیثِ مبارکہ سے ماخوذ ہیں۔ بعض اشارۃً یا بعض صراحۃً بعض کنایۃً، چند ایک کی تشریح ملاحظہ ہو۔

ا۔ کثرت بیداری لہو ولعب سے ہو ورنہ اطاعتِ الٰہی اور تعلیم و تدریس وغیرہ کے لئے ہو تو سبحان اللہ۔

۲۔ نورہ (چونا) اور وہ دوائیاں جو بال اُڑانے کے لئے ہیں۔ یہ دوائی زمانۂ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بلقیس کے لئے جنات نے تیار کی، اسی لئے تقریباً عورتوں کو مفید ہے ورنہ مردوں کے لئے نسیان کا سبب ہے اور حضور نبی پاک ﷺ سے بھی ثابت ہے، وہ جواز کے لئے ہے۔[22]

---

(21) الکشف والبیان فیما یتعلق بالنسیان، الفصل الرابع، ص۲۷-۳۲

(22) حیاۃ الحیوان الکبریٰ، باب العین المھملۃ، تحت العفریت، ۲/ ۱۷۰

۳۔ گرہ دار قلم سے لکھنے اور کنگھے کے دندانے ٹوٹے ہوئے کو استعمال کرنے کی ممانعت حدیث سے ہے[23] اگرچہ صنعانی علیہ الرحمہ نے اسے موضوع بتایا ہے[24] لیکن اُصولِ طب کے اعتبار سے ممنوع ہوگی۔

۴۔ بڑوں کے آگے چلنے کی ممانعت حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک صحابی کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے چلنے سے روکا تھا[25]، ہاں اگر ضرورت ہو تو جائز ہے مثلاً اندھیرا ہے یا کوئی اور عذر ہے وغیرہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ مزید احکامِ شرعی و فقہی کُتب اور طِب کے مطالعہ سے معلوم ہوں گے۔

نِسیان دفع کرنے اور یاداشت بڑھانے کا علاج روحانی

قرآن مجید

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَاۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝ رَبَّنَا

---

(23) كشف الخفاء و مزيل الإلباس، حرف الميم، برقم: ٢٥٧٦، ٢/ ٣٢٥

(24) الموضوعات للصنعاني و به نستعين، برقم: ٤٢، ص ٤٠

(25) المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم، من اسمه محمد، رقم الحديث: ٧٣٠٦، ٥/ ٢٧٣
فضائل الصحابه لأحمد بن حنبل، سئل في فضائل أبي بكر الصديق، رقم الحديث: ١٣٥ ١/ ١٥٢

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ ۞ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ۞[26]

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنٰی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے ربّ کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔ اے ربّ ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔ اے رب ہمارے بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے، اس دن کے لئے جس میں کوئی شبہہ نہیں۔ بے شک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا۔

طریقۂ عمل:

جو بھی جمعہ کے دن سبز برتن میں زعفران اور گلاب کے پانی سے لکھ کر ان آیات کو پانی سے دھو کر نہار منہ طلوعِ شمس سے قبل سات بار یعنی سات دن مُسلسل بلاناغہ پئے، لیکن ان دنوں ایسی شئے نہ کھائے جس میں رُوح ہو تو وہ اپنی مراد کو پائے گا یعنی مرضِ نسیان سے محفوظ رہے گا اور یاداشت میں برکت ہوگی ان شاء اللہ۔

(26) آل عمران: ۳/ ۷-۹

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍۙ۝۱ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌۙ۝۲ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ۝۳ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝۴ (27)

ترجمہ کنزالایمان: یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں، پھر تفصیل کی گئیں، حکمت والے خبردار کی طرف سے کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بیشک میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا دے گا ایک ٹھہرائے وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو اس کا فضل پہنچائے گا اور اگر منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

فائدہ: امام نابُلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ آیات تعلّمُ العلم اور حفظُ الحکمۃ والبلاغۃ والفصاحۃ اور فہم الاشیاءِ مُشکلہ کی تاثیر رکھتی ہیں۔ جو شخص بھی یہ آیات قلقاسِ سبز (28) کے پتہ پر مشک اور گلاب کے پانی سے لکھ کر اس کنوئیں کے پانی سے دھوئے

(27) ھود: ١١/ ١۔٤

(28) "قلقاسِ سبز" کا مطلب ہے: اروی کا سبز پودا یا اروی کی ہری حالت (یعنی کچی یا تازہ حالت میں اروی) کچھ پرانے طبّی نسخوں میں "قلقاسِ سبز" سے مُراد اروی کی تازہ نرم جڑ اور پتے لیے جاتے ہیں جو دوا کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔

جس سے قلقاس کو پانی ملتا رہا۔ اس دھوون کو چار دن صبح وشام پیئے تو مراد کو پہونچے یعنی حافظہ قوی ہو گا اور اس کا دل علم کو قبول کرنے کے لئے مُستعِد ہو گا۔ ان شاء اللہ (29)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ (30)

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا، پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں، پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اُٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

فائدہ: امام نابلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ آیات حفظ ومعانی دقیقہ کے سمجھنے کی تاثیر رکھتی ہیں۔ جو اس مراد کو پہونچنا چاہے تو اسے چاہیے کہ ان آیات کو کسی برتن میں لکھے اور سات دن روزہ رکھے اور سحری ایسی غذا سے کرے جس میں رُوح والی اشیاء نہ ہوں یعنی گوشت وغیرہ اور افطار اسی برتن کے پانی سے کرے۔ پھر کندرذکر (31) کا ایک حصہ اور صاف ستھرے انجیر کے دس دانے اور فستق طری (32) کا قلب دس درم اور

(29) الكشف والبيان فيما يتعلق بالنسيان، الفصل الثالث،فائدة لعلاج النسيان بالقرآن، ص١٦

(30) المؤمنون:٢٣/ ١٢-١٤

(31) خالص لوبان

(32) تازہ پتے

سوس کا عرق [33] چار مثقال اور طبر زرد [34] کی شکر کے تیس مثقال لے کر ان سب کو کُوٹ چھان کر لوہے کی ہانڈی میں ڈال کر ان کے اوپر سیب کا پانی ڈال کر خوب پکائے۔ جب پک جائیں تو سبز برشیہ [35] میں اسے محفوظ کر کے سات راتیں سحر کے وقت ایک اوقیہ [36] کھائے اس کے اوپر وہ پانی پئے جو حبۃ حلوۃ [37] اور شمارے اُبالا [38] گیا ہو۔ کم عقلی کو خوب فائدہ دے گا یہ حب بلادر سے زیادہ نافع ہے قرآنی آیات کی برکت باذن اللہ تعالیٰ۔ [39]

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا

---

(33) ملیٹھی (licorice) ، ایک بوٹی کی جڑ ہے جسے اصل السوس بھی کہتے ہیں اس جڑ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور سفوف (پاؤڈر) بھی بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔

(34) سرخ شکر، ایک جڑی بوٹی جو عموماً برائے اصلاح معدہ استعمال کی جاتی ہے۔

(35) سنگِ مرمر یا شیشے کا برتن (قدیم اطباء دواؤں کو محفوظ کرنے کے لیے مرمر کے برتن استعمال کرنے کی ہدایت دیتے تھے کیونکہ وہ ٹھنڈک رکھتے ہیں، دواؤں کے اثرات خراب نہیں کرتے اور گرمی و نمی سے محفوظ رکھتے ہیں۔

(36) اوقیہ وزن کے پیمانے کے لئے استعمال ہوتا تھا جس کا ذکر احادیث اور فقہی کُتُب میں موجود ہے۔ ایک اوقیہ 40 درہم کے برابر ہوتا ہے اور ایک درہم تقریباً 2.975 گرام کا، لہٰذا ایک اوقیہ کا وزن کم و بیش 119 گرام ہوتا ہے۔

(37) حبۃ حلوہ ایک مرکب لفظ ہے۔ حب دانہ، بیج یا گولی کو کہتے ہیں اور حلوہ میٹھی شے یا مٹھاس کو کہتے ہیں اور یہاں اس سے مراد سونف ہے۔

(38) جنگلی پیاز کا قہوہ

(39) الكشف والبيان فيما يتعلق بالنسيان، الفصل الثالث، فائدة لعلاج النسيان بالقرآن، ص ١٧

صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ (40)

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے اُن کے لئے بات مسلسل اُتاری کہ وہ دھیان کریں، جن کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہی حق ہے ہمارے ربّ کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے۔ ان کو ان کا اجر دوبالا دیا جائے گا، بدلہ ان کے صبر کا اور وہ بھلائی سے بُرائی کو ٹالتے ہیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

فائدہ: امام نابُلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ان آیات میں حفظ حکمت و معانی دقیقہ اور ان کے فہم کی تاثیر ہے جو اپنی مراد میں کامیاب ہونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ تین دن روزہ رکھے۔ اسلامی مہینے کی پہلی جمعرات سے یعنی جمعرات، جمعہ، ہفتہ، ان آیات کو شیشہ کے برتن میں لکھ کر نہر جاری کے پانی سے دھو کر صبح صادق سے پہلے اس پانی کو پیئے، پھر کرشمہ قدرت کا نظارہ دیکھے۔ (41)

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

(40) القصص:۲۸/ ۵۱-۵٤

(41) الكشف والبيان فيما يتعلق بالنسيان، الفصل الثالث،فائدة لعلاج النسيان بالقرآن، ص۱۷

الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ (42)

ترجمہ کنزالایمان: اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی ایک جانفزا چیز اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکامِ شرع کی تفصیل ہاں ہم نے اُسے نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔ اللہ کی راہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سنتے ہو، سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں۔

فائدہ: امام نابلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ان آیات میں یہ تاثیر ہے کہ نسیان بھاگے اور یاداشت بڑھے اور جہل کا فرار اور علم کی آمد اور غفلت سے دُوری اور ہوشیاری حاصل ہو۔ جو اپنا مقصد چاہے اسے چاہیے کہ ان آیات کو شیشے کے گلاس پیالہ وغیرہ میں زعفران اور گلاب کے پانی سے لکھے اور اس میں خالص شہد ملا کر پھر ان حروف کو ان میں مٹا کر وہی پانی پیئے تین جمعوں تک، صبح کی نماز سے پہلے پیئے صرف تین گھونٹ ان شاء اللہ تعالٰی قرآنِ پاک کی برکت سے حافظہ تیز ہو گا اور نسیان کی جڑ کٹ جائے گی۔ (43)

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

---

(42) الشوریٰ: ۴۲/ ۵۲-۵۳

(43) الکشف والبیان فیما یتعلق بالنسیان، الفصل الثالث، فائدة لعلاج النسیان بالقرآن، ص۱۹

اَوْ اَدْنٰی ۝۹ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی ۝۱۰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۝۱۱
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ۝۱۲ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ۝۱۳ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝۱۴
عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ۝۱۵ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ۝۱۶ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
طَغٰی ۝۱۷ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ۝۱۸ (44)

ترجمہ کنز الایمان: اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے، تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے، اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے، پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی، دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس، اس کے پاس جنت الماویٰ ہے، جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا، آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

فائدہ: حضرت امام نابُلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ان آیات کی تاثیر بھی ذہن کو تقویت پہونچانا اور نسیان کا ازالہ ہے، جو اپنی مُراد چاہے تو اسے چاہیے کہ ان آیات کو شیشے کے برتن میں مشک اور گلاب کے پانی سے لکھ کر زم زم شریف کے پانی سے

(44) النجم:۵۳ / ۱ - ۱۸

دھوئے یا چشمہ سُلوان کے پانی سے پھر اسے سات دن نمازِ فجر کے بعد نہار منہ مُسلسل پئے ان شاء اللہ کامیابی ہو گی۔[45]

فائدہ: سلوان بضمِّ العین یہ چشمہ بیت المقدس کے قریب ہے۔[46]

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ
الْمِيْزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا
الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ
الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾
فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَىِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ
﴿۲۰﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَىِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَىِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ

---

(45) الکشف والبیان فیما یتعلق بالنسیان، الفصل الثالث، فائدۃ لعلاج النسیان بالقرآن، ص۱۹

(46) الأنس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل، من معالم القدس، ذکر عین سلوان وغیرھما إلخ، ۲/ ۱۱۲

إتحاف الأخصا بفضائل المسجد الأقصیٰ، الباب الثامن فی ذکر عین سلوان إلخ، ۱/ ۲۱۲

وَالۡاِکۡرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾(47)

ترجمہ: رحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا، ماکان ومایکون کا بیان اُنہیں سکھایا، سورج اور چاند حساب سے ہیں اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی کہ ترازو میں بے اعتدالی (ناانصافی) نہ کرو اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی مخلوق کے لئے اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں اور بُھس کے ساتھ اناج اور خوشبو کے پھول۔ تو اے جن وانس دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اس نے دو سمندر بہائے کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا۔ تو اپنے ربّ کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے تو اپنے ربّ کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اُٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ، تو اپنے ربّ کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے ربّ کی ذات، عظمت اور بزرگی والا، تو اپنے ربّ کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔

---

(47) الرحمن: ۵۵/ ۱-۲۸

فائدہ: حضرت امام نابُلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ان آیات کی خاصیات یادداشت ہے جو اپنی یادداشت کو بڑھانا اور اپنے نسیان کو بھگانا چاہے اُسے چاہیے کہ وہ کالے انگور لے کر ان کا نچوڑ علیحدہ کرے، اس کا آدھا وزن چینی اور اس میں اس کا چوتھا حصہ بہی دانہ کا پانی اور اس کی چوتھائی برابر سیب کا پانی ان سب کو ملا کر ہر ان کے رَطل کے حصہ میں ایک درم زعفران اور ایک درم دھانے اور ایک درم کالی مرچ اور درم کی چوتھائی زعفران ڈال کر تمام اَدوِیہ کو جمع کر کے ہانڈی میں ڈال کر انہیں جوش دے، یہاں تک کہ یہ تمام اَدوِیہ آدھا حصہ بچ جائے تو اس پانی سے مذکورہ بالا آیات شیشے کے برتن میں زعفران و مشک سے لکھے، پھر ان حُروف کو گُلاب کے پانی سے دھو کر ان سب کو یکجا کر کے کسی برتن میں محفوظ رکھے اور سوتے وقت روزانہ نوش فرمائے، قوتِ حافظہ میں اضافہ ہو گا اور فہم کثیر کی دولت نصیب ہو گی۔ ان شاءاللہ (48)

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ (49)

ترجمہ کنز الایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی اور جُفت اور طاق کی اور رات کی جب چل دے، کیوں اس میں عقلمند کے لئے قسم ہوئی۔

فائدہ: حضرت امام نابلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ آیات بھی حفظ اور زوالِ نسیان کے لئے ہیں جو ان پر عمل کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں شیشے کے برتن

---

(48) الکشف والبیان فیما یتعلق بالنسیان، الفصل الثالث، فائدۃ لعلاج النسیان بالقرآن، ص ۲۳

(49) الفجر: ۸۹ / ۱-۵

میں مورو (سبز نبات جو قبور پر ڈالی جاتی ہے) کے پانی اور زعفران سے لکھ کر شہد اور انگور کے نچوڑ سے دھو کر پیئے ، ان شاء اللہ ذہن صاف اور کثرتِ فہم کی دولت نصیب ہو گی۔ (50)

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴿۱۱۴﴾ (51)

ترجمہ کنزالایمان: اور عرض کرو کہ اے میرے ربّ مجھے علم زیادہ دے

ہر فرض کے فوراً بعد یہ آیت گیارہ بار اوّل وآخر تین بار درود شریف پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام سر پر پھیریں۔

فائدہ: فقیر اُویسی غفرلہ کا ذاتی تجربہ ہے۔

احادیثِ مبارکہ

ا۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی مجلس اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے تو سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور عرض کی "بأبي أَنْتَ وَأُمّي، تَفلَّتَ هذا الْقُرْآنُ من صَدْري، فَما أجدُني أَقْدِرُ عَلَيْهِ "یعنی، آپ پر میرے باپ اور ماں قربان ہوں، میں اپنے سینے میں قرآن مجید قرار نہیں پاتا کہ جو کچھ پڑھتا ہوں اسے یاد رکھنے کی قُدرت نہیں رکھتا اس کے متعلق کچھ فرمایئے، حضور سرورِ عالم ﷺ نے سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو چار رکعت نفل اور کچھ کلمات دعائیہ سکھائے اور فرمایا اے علی اگر ہو سکے تو جمعہ کی شب، رات کا

---

(50) الکشف والبیان فیما یتعلق بالنسیان، الفصل الثالث، فائدة لعلاج النسیان بالقرآن، ص ۲۳

(51) طٰهٰ: ۲۰/ ۱۱۴

دو تہائی حصہ گزر جانے کے بعد آخری تہائی حصہ میں یہ دعا کرو۔اس لئے کہ تہائی رات اخیر میں دُعا مُستجاب ہوتی ہے۔اگر یہ نہ ہو سکے تو جمعہ کی رات کے اوسط وقت میں پڑھو،اگر یہ نہ ہو سکے تو ثُلث اوّل میں پڑھا کرو اور اس میں بھی فرمایا،پہلے حمد کرو اللہ کی، پھر درود بھیجو مجھ پر، پھر دعا مانگو سب مومنین اور مومنات کے لئے اور جو تجھ سے پہلے گُزر گئے ایمان کے ساتھ اور وہ حدیث یہ ہے کہ بقدرِ ضرورت نقل کی جاتی ہے:" فقال لهُ رَسولُ الله ﷺ : يَا أبا الحَسنِ، أفَلا أُعَلِّمُكَ كَلِماتٍ يَنْفعُكَ اللهُ بِهِنَّ، وَيَنْفعُ بِهنَّ من عَلَّمْتَهُ، وَيُثَبِّتْ مَا تَعلَّمْتَ في صَدْرِكَ؟ قال: أجَلْ يَا رَسولَ الله، فَعلِّمْني .قال:إذا كَانَ لَيْلَةُ الجُمُعةِ، فَإنِ اسْتَطعْتَ أنْ تَقومَ فِي ثُلُثِ الليْلِ الآخرِ، فإنَّها سَاعةٌ مَشْهودةٌ، وَالدُّعاءُ فيها مُسْتَجابٌ، وقد قال أخي يَعْقُوبُ لِبَنيهِ :﴿سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي﴾(يوسف: ٩٨) يَقولُ: حتَّى تَأتِي لَيْلَةُ الجُمُعةِ، فَإنْ لم تَسْتَطِعْ، فَقُمْ في وَسَطها، فَإنْ لم تَستطعْ، فَقُمْ في أوَّلِها، فَصلِّ أرْبَعَ رَكَعاتٍ"

اور جس وقت سرورِ کائنات ﷺ نے چار رکعت نماز کا طریقہ تعلیم فرمایا، بعدہٗ یہ فرمایا:"فإذا فَرغْتَ من التَّشَهُّدِ، فَاحْمدِ اللهَ، وَأحْسنِ الثَّناءَ على اللهِ، وَصَلِّ عَليَّ وَأحْسِنْ، وعلى سَائرِ النَّبِيِّينَ، وَاسْتَغْفرْ لِلْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِناتِ، وَلِإِخْوانِكَ الَّذِينَ سَبقُوكَ بِالإِيْمانِ"[52]

فائدہ: اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو چار رکعت نماز اور دعا فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ جس وقت جمعرات آئے تو تم یہ کلماتِ دعائیہ اور نماز پڑھو اور اس کلمات میں موافق اس حدیث کے اموات کے لئے دعا اس طرح وارد ہے کہ پہلے اللہ کی حمد بعدہٗ درود شریف اور اخیر میں دعا۔

نوٹ: یہ روایت فقیر نے اپنے رسالہ "**میت کی جمعراتیں**" میں مختصر لکھی۔ اب فقیر اس روایت کو مفصلاً عرض کرتا ہے۔

"حَدَّثَنا أحمدُ بن الْحَسنِ، قَال :حَدَّثَنا سُلَيْمانُ بن عَبد الرحمنِ الدِّمَشْقيُّ، قَال :حَدَّثَنَا الْوَليدُ بن مُسْلِمٍ، قَال:حَدَّثَنا ابن جُرَيْجٍ، عن عَطاءِ بن أبي رَباحٍ وَعِكْرمةَ مَوْلَى ابن عن ابن عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قال :بَيْنَما نَحْنُ عِنْدَ رَسولِ الله ﷺ إذْ جَاءهُ عَلِيُّ بن أبي طَالبٍ، فقال :بأبي أَنْتَ وَأُمِّي، تَفَلَّتَ هذا الْقُرْآنُ من صَدْري، فَما أجدُني أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فقال لهُ رَسولُ الله ﷺ : يَا أَبا الْحَسنِ، أفَلا أُعَلِّمُكَ كَلِماتٍ يَنْفعُكَ اللهُ بِهِنَّ، وَيَنْفعُ بِهِنَّ من عَلَّمْتَهُ، وَيُثَبِّتْ مَا

(52) سُنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الحفظ، رقم الحدیث: ۳۸۸۵، ٤/ ٤٠٢

تَعلَّمْتَ في صَدْرِكَ؟ قال: أجَلْ يَا رَسولَ الله، فَعلِّمْني .قال:إذا كَانَ لَيْلةُ الجُمُعةِ، فَإنِ اسْتَطعْتَ أنْ تَقومَ فِي ثُلُثِ الليْلِ الآخرِ، فإنَّها سَاعةٌ مَشْهودةٌ، وَالدُّعاءُ فيها مُسْتَجابٌ، وقد قال أخي يَعْقُوبُ لِبَنيهِ :﴿سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي﴾(يوسف: ٩٨) يَقولُ: حتَّى تَأتِي لَيْلةُ الجُمُعةِ، فَإنْ لم تَسْتَطِعْ، فَقُمْ في وَسَطها، فَإنْ لم تَستطعْ، فَقُمْ في أوَّلِها، فَصلِّ أرْبَعَ رَكَعاتٍ، تَقْرأُ في الرَّكْعةِ الأُولَى بِفَاتحةِ الْكِتابِ وَسُورةِ يس، وفِي الرَّكْعةِ الثَّانيةِ بِفاتحةِ الْكِتابِ وَحم الدُّخان، وَفي الرَّكْعةِ الثَّالِثةِ بِفاتحةِ الْكِتابِ وَألم تَنْزِيلُ السَّجْدة، وفِي الرَّكْعةِ الرَّابِعةِ بِفاتحةِ الْكِتابِ وَتَباركَ الْمُفَصَّل.فإذا فَرغْتَ من التَّشَهُّدِ، فَاحْمِدِ اللهَ، وَأحْسنِ الثَّناءَ على الله، وَصَلِّ عَليَّ وَأحْسِنْ، وعلى سَائرِ النَّبِيِّينَ، وَاسْتَغْفرْ لِلْمُؤْمِنينَ وَالمُؤْمِناتِ، وَلِإخْوانكَ الَّذِينَ سَبقُوكَ بِالإيْمانِ، ثُمَّ قُلْ في آخرِ ذلكَ :اللهُمَّ ارْحَمْني بِتَرْكِ المَعاصِي أبَدًا مَا أبْقَيتني، وَارْحَمْني أنْ أتكلَّفَ مَالا يَعْنيني، وَارْزُقْني حُسْنَ النَّظرِ فِيما يُرْضِيكَ عَنِّي؛ اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّماواتِ وَالأرْضِ، ذَا الجَلالِ وَالإكْرامِ وَالْعِزَّةِ الَّتي لَا تُرامُ، أسألُكَ يَا اللهُ يَا رَحْمنُ بِجلالِكَ وَنُورِ وَجْهكَ

أنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتابكَ كَما عَلَّمتني، وَارْزُقْني أنْ أتْلُوَهُ على النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي، اللَّهُمَّ بَديعَ السَّماواتِ وَالأرْضِ، ذَا الجْلالِ وَالإِكْرامِ وَالْعِزَّةِ الَّتي لَا تُرامُ، أسْألُكَ يَا اللهُ يَا رَحْمنُ بِجَلالِكَ وَنُورِ وَجْهكَ أنْ تُنوِّرَ بِكتابكَ بَصرِي، وَأنْ تُطْلقَ بهِ لِساني، وَأنْ تُفرِّجَ بِهِ عن قَلْبي، وَأنْ تَشْرحَ بِهِ صَدْرِي، وَأنْ تَغْسلَ بِهِ بَدَني، فإِنَّهُ لَا يُعِينُني على الْحَقِّ غَيْرُكَ، وَلا يُؤْتيهِ إلا أنْتَ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إلا بِاللهِ الْعَظيمِ. يَا أبا الْحَسنِ تفعلُ ذلكَ ثلاثَ جُمعٍ أوْ خَمْسًا أوْ سَبْعًا تُجبْ بإِذْنِ اللهِ، وَالذِي بَعَثني بِالْحَقِّ مَا أخْطأ مُؤْمنًا قطُّ، قال عَبد الله بن عَبَّاسٍ :فَواللهِ مَا لَبثَ عَليٌّ إلَّا خَمْسًا أوْ سَبْعًا حتَّى جاءَ رَسولَ اللهِ ﷺ في مِثْلِ ذلكَ المَجْلسِ، فقال :يَا رَسولَ اللهِ، إنِّي كُنْتُ فِيما خَلا لَا آخُذُ إلَّا أرْبعَ آياتٍ ونَحوَهُنَّ، فإذا قَرأْتُهنَّ على نَفْسِي تَفلَّتْنَ، وَأنا أتعلَّمُ الْيَوْمَ أرْبَعينَ آيةً وَنَحوها، فإذا قَرأْتُها على نَفْسِي، فَكأنَّما كِتابُ اللهِ بَيْنَ عَيْنيَّ، ولقد كُنْتُ أسْمعُ الحديثَ، فإذا رَدَّدْتهُ تَفلَّتَ، وَأنا الْيَوْمَ أسْمعُ الأحاديثَ، فإذا تَحدَّثْتُ بِها لم أخْرِمْ مِنها حَرْفًا، فقال لهُ رَسولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذلكَ : مُؤْمنٌ وَربِّ

الْكَعْبَةِ يَا أبا الْحَسنِ"

(قال أبو عيسى) هذا حديثٌ حسنٌ غريبٌ لا نعرِفُه إلا من حديثِ الوليدِ بن مسلمٍ[53]

یعنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی محفلِ مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے تو سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، عرض کی آپ پر میرے باپ وماں قربان ہوں، یہ قرآن میرے سینہ میں قرار نہیں پاتا اور نہ میں اسے قابو کرنے کی قدرت رکھتاہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! میں تمہیں چند کلمات سکھاتاہوں ان سے تمہیں نفع ہو گا بلکہ اُسے بھی نفع ہو گا جسے تم وہ کلمات سکھاؤ گے، ان کلمات کی برکت سے ہر شے تمہارے سینہ میں محفوظ رہے گی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ ﷺ وہ کلمات مجھے ضرور سکھایئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب جمعہ کی رات ہو تو تم اخیر شب نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ کیونکہ یہ گھڑی قبولیتِ دعا کے لئے مُجرّب ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمایا تھا "سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ" عنقریب میں تمہارے لئے مغفرت کی دعامانگوں گا۔ چنانچہ جب شبِ جمعہ آئی تو انہوں نے بیٹوں کے لئے دعامانگی جو مُستجاب ہوئی۔

اے علی! پہلے اخیر شب جمعہ اس عمل کو کرو، اگر نہ ہو سکے تو اوّل شب میں

(53) سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الحفظ، رقم الحدیث: ٣٨٨٥، ٤/ ٤٠٢

اُٹھ کر چار رکعت پڑھو، پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سُورۃ یٰسین، دوسری میں فاتحہ کے بعد سُورۂ حم دُخان، تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد الم السجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ تبارک الذی یعنی سُورۃ الملک۔ جب تشہد سے فراغت پاؤ تو اللہ تعالیٰ کی بہترین ثناء اور مجھ پر احسن طریق صلوٰۃ (درود وسلام) پڑھو اور تمام انبیاء علیہم السلام پر سلام عرض کرو اور تمام مومنین ومومنات اور ان لوگوں کے لئے استغفار کرو جو تمہارے سے پہلے گزر چکے ہیں یعنی اہلِ اموات کے لئے پھر آخر میں یہ دعا پڑھو (وہ دعا متن میں موجود ہے)

اے ابوالحسن! اس دعا کو تین یا پانچ یا سات جمعوں تک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کے اِذن سے تمہاری دعا مُستجاب ہوگی۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا یہ دُعا جو بھی پڑھے گا کبھی نشانے سے خطانہ ہوگی یعنی دُعا ضرور مُستجاب ہوگی۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ابھی پانچ یا سات جمعہ نہ گزرے تھے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی محفلِ اقدس میں آئے جیسے پہلے حاضر ہوئے تھے اور عرض کی کہ پہلے میرا یہ حال تھا کہ میں بمشکل چار آیات یاد کر سکتا تھا پھر وہ بھی سینے میں محفوظ نہ رہتی تھیں لیکن اب مذکورہ بالا عمل کے بعد یہ حال ہے کہ میں دن میں چالیس آیات یاد کرلیتا ہوں اور پھر یہ حال ہوتا ہے کہ گویا وہ میرے سامنے ہیں یعنی مضبوط طریقہ سے یاد رہتی ہیں اور یہی حال روایتِ حدیث کا تھا اور کوئی روایت آپ سے سُنتا تو میرے سینے سے وہ روایت نکل جاتی اور اب یہ حال ہے کہ آپ کی کوئی روایت سُنتا ہوں تو جب اسے بیان کرتا ہوں تو

کسی ایک حرف میں بھی نقص نہیں ہوتا یعنی مکمل طور اور صحیح طریق سے روایت بیان کرلیتاہوں۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایااے علی!اب تم مطمئن رہو۔ ربِّ کعبہ کی قسم!تم مومن ہو،اب کے بعد کسی قسم کی کمی نہیں آئے گی۔

تبصرہ اُویسی غفرلہ: یہ حدیث شریف ترمذی[54] کے علاوہ حاکم نے متدرک[55] میں بھی روایت کرکے فرمایا"صحیح علی شرط الشیخین"[56]۔امام ذہبی[57] نے اسے ضعیف کہالیکن ائمہ حدیث نے ان کے اس انکار پر تعجب کیا۔ حاکم کے علاوہ طبرانی نے الکبیر[58] میں اوردار قطنی نے الافراد میں اور بیہقی نے الدعوات[59] میں اورامام منذری[60] نے فرمایا"طرق أسانید هذا الحديثِ جَيِّدَةٌ وَمَتنُه غريبٌ"[61]

امام سخاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایاکہ مجھے بہت سے اہلِ علم نے بتایاکہ اس دعاکو آزمایاگیا

---

(54)(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الحفظ، رقم الحدیث:٣٨٨٥، ٤/ ٤٠٢، مطبوعة: دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ- ٢٠٠٠م)
(55) المستدرك علی الصحیحین، کتاب صلاة التطوع، باب صلاة حفظ القرآن ودعاؤہ، ١/ ٢٦٥
(56) امام بخاری اور مسلم نے صحیح کے لئے جن شرائط کا اہتمام کیاہے اس پر پوری اترتی ہے۔
(57) سیر اعلام النبلاء، الطبقة التاسعة، ١٣٧٣، الولید بن مسلم، ابو العباس الدمشقی، ٨/ ١٣٧
(58) المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، عکرمة عن ابن عباس، رقم الحدیث: ١٢٠٣٦، ١١/ ٢٩٠
(59) الدعوات الکبیر للبیهقی، باب الدعاء الماثور فی لیلة الجمعة لحفظ القرآن، ٢/ ١٣٥
(60) الترغیب والترهیب، کتاب قراءة القرآن، باب الترغیب فی دعاء یدعی بی لحفظ القرآن، رقم الحدیث: ٢٢٣٤، ٢/ ٢٢١
(61)اس حدیث کی سندات کے طریق جیّد ہیں اور متن غریب ہے۔

ہے نہایت ہی مجرب ثابت ہوئی۔ آج بھی کسی کو مرضِ نسیان لاحق ہو یا قوتِ حافظہ کمزور ہو تو اس دعا پر عمل کرنا چاہیے۔ (62) اس روایت سے فقہاء کرام نے میت کی جمعراتوں کے جواز پر استدلال کیا ہے۔ اسے فقیر نے تفصیل کے ساتھ اپنے رسالہ "میت کی جمعراتیں" (63) میں عرض کیا ہے۔

بزرگانِ دین کے ارشادات (رحمہم اللہ)

وَ يَا مُؤمِنُ هَب لِي أَمَاناً مُسَلَّماً

وَسِتراً عَمِيماً يَا مُهَيمِنُ مُسْبِلاً

اے امان دینے والے ربِ کریم! مجھے امان مسلم عطا کر دے اور اے مہیمن! میرے عُیوب پر پردہ ڈال دے۔

فائدہ: جو اس شعر کی کثرت کرے اس کا حافظہ قوی ہو گا اور اسے صدق و تصدیق اور طاعت وانقیاد نصیب ہو گا۔ (64)

يَاحَيُّ اذْهَبْ مَوْتَ قَلْبِي فَلَمْ يَزَلْ

بِذِكْرِكَ يَاقَيُّوْمُ مَادُمْتَ مُوْصِلاً

---

(62) القول البديع، ، الباب الخامس فى الصلاة عليه فى أوقات مخصوصة، الصلاة عليه فى الدعاء لحفظ القرآن، ص: ٤٥٣

(63) میت کی جمعراتیں منانا کیسا؟، سات جمعرات کی صراحت، ص:۱۴

(64)الكشف والبيان فيما يتعلق بالنسيان، الفصل الثالث،فائدة لعلاج النسيان من أوراد الصالحين، ص ٢٧

اے حیّ! میرے قلب کی موت کو ہٹادے اپنے ذِکر سے، اے قیُّوم! جب تک تو ہے ملانے والا۔

امام سیّدی احمد زروق قدّس سرہٗ نے شرح نظم الاسماء[65] میں فرمایا کہ اگر کوئی کند ذہن اس کو خالی مکان میں چھبیس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے عوارضِ نسیان سے امان دے گا اوراس کے قلب کے نور کے ساتھ اس کا حافظہ قوی فرمائے گا۔[66]

فائدہ: ہر شعر سے پہلے تین بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "إِذَا كَتَبْتَ فَضَعْ قَلَمَكَ عَلَي أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لَكَ"[67]

یعنی، جو تم لکھو، تو (بعدِ فراغت) قلم کان پر رکھو وہ تجھے بُھولی ہوئی چیز یاد دلائے گی۔

فائدہ: اسی روایت سے بعض علماء نے استدلال کیاہے کہ جو اُمور بُھول پر یاددلانے والے ہیں انہیں عمل میں لانا جائز ہے مثلاً بعض لوگ گھڑی بائیں ہاتھ کے بجائے دائیں ہاتھ پر باندھ دیتے ہیں تاکہ خلافِ عمل پر بات آجائے، یُونہی بعض لوگ ہاتھ میں دھاگہ باندھتے ہیں، یونہی کپڑے پر کوئی نشانی لگانا۔

---

(65) شرح أسماء الله الحسنى و يليه شرح منظومة الدمياطي لخواص أسماء الله، ص١٩٦

(66) الكشف والبيان فيما يتعلق بالنسيان، الفصل الثالث، فائدة لعلاج النسيان من أوراد الصالحين، ص٢٨

(67) تاريخ دمشق، حرف الطاء، طاهر بن محمد بن الحكم إلخ، رقم الحديث: ٢٤/ ٤٥٥

سوال: عرب (زمانۂ جاہلیت) میں یہ طریقے مُروّج تھے انہیں رَتَائِم (رَتِیْمَۃٌ کی جمع) کہاجاتاہے، ان اُمور سے حضور سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کو روکا کہ یہ جو انگلیوں وغیرہ پر جو کچھ باندھاجاتاہے تم نہ کیاکرو، یہ اُمور بھی شئے کی یاد دہانی کے لئے ہوتے تھے۔

جواب: حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا روکنا اعتقادی حیثیت سے تھا کہ جاہلیت کے لوگ ان اُمور کو موثّر حقیقی سمجھتے تھے اورآپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ ان کوایسے اعتقاد کے اُمور سے منع فرمادیتے تھے جیسے ستاروں کی تاثیر کے متعلق جاہلیت کا عقیدہ تاثیر حقیقی کا تھااور پھر ان اُمور کی اجازت بھی بخشی، جب ان میں تاثیر حقیقی اللہ تعالیٰ کی جانب سے مختصر اوران کی تاثیر کو مَجاز مانے، یہاں بھی وہی بات ہے کہ یاددہانی کے لئے ایسے اُمور کی مجازی تاثیر کے قائل کو جائز ہے۔

انتباہ: یہی قاعدہ اہلسنّت اورمذہبِ وہابیہ دیوبندیہ میں چلتاہے کہ ہم حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اوراولیائے کرام کو وسیلہ سمجھ کر برکات حاصل کرتے ہیں اوروہابیہ دیوبندیہ انہیں حقیقت پر محمول کرکے شرک کافتویٰ لگاتے ہیں۔

بُھولی ہوئی شے کو یاد کرنے کے لئے نوافل پڑھے جائیں جیسے سیّدناامامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ طریقہ بتایاتواسے بُھولا ہوامال نماز میں یاد آگیا۔ واقعہ کی تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب "مناقب امامِ اعظم"[68] اور "اسلامی پہیلیاں (حصہ اول)"

(68) مناقب امامِ اعظم، باب ہشتم، امام ابوحنیفہ کی فقہی بصیرت اور دانائی، ص:۱۹۷

درود شریف پڑھنے سے بھی بُھولی ہوئی شے یاد آجاتی ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بُھول جاؤ تو مجھ پر درودِ پاک پڑھو، ان شاءاللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔ (69)

حضرت علّامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب نقشبندی مدظلّہ العالی فرماتے ہیں کہ: باوثوق ذرائع سے مجھ تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجگان قاضی محمد سلطان عالم میرپوری علیہ الرحمۃ القیوم کی خدمت بابرکت میں علماء کرام آتے اور مسائلِ علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے۔ مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باؤجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دستِ مبارک میں لیتے اور کتاب بند کرکے درود شریف پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔ الحمدللہ (70)

اپنے ہمزاد کو کہہ دینا کہ فُلاں شے فُلاں وقت یاددلانا یعنی اپنا نام لے کر کہنا کہ یہ کام کرنا ہے، ہمزاد یاددلادے گا یہاں تک کہ سونے سے پہلے کہہ دیا جائے کہ فُلاں وقت بیدار کرنا، وہ وقت پر بیدار کرے گا ایک منٹ کا فرق نہ آئے گا۔ فقیر کا بارہا تجربہ ہے۔ تہجد گزار لوگ اور سفر پر جانے والے حضرات اسے عمل میں لائیں۔

---

(69) المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد السابع، الفصل الثانى فى حكم الصلاة عليه إلخ، و منها عند نسيان إلخ، ۲/ ۵۲۳

(70) آبِ کوثر، باب اوّل، تحت الاحادیث:۲۹، ص:۴۶

حضرت شاہ ولی محدّث دہلوی رحمہ اللہ "القول الجمیل" میں لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر سوئیں تو تہجد کے وقت جاگنا نصیب ہو جائے گا۔[71]

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ كَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾[72]

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے، وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔ تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اُسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

نوٹ: تہجد گزاری کے لئے لوگ عذر کریں بیکار ہے جبکہ آج ترقی یافتہ دور میں بہترین گھڑیاں (الارم وغیرہ) موجود ہیں جو وقت پر اُٹھانے میں خوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ

---

(71) القول الجمیل، آٹھویں فصل، خاندان ولی اللہ کے اعمالِ مُجربہ کا بیان، بیدار شدن از شب، ص۱۱۹

(72) الکہف: ۱۸/ ۱۰۷-۱۱۰

سُستی کاہلی سے بچائے۔ (آمین)

ان کے علاوہ اور بھی نسیان دُور کرنے اور قوتِ حافظہ کی بے شمار دعائیں اور طریقے ہیں۔ فقیر نے چند نمونے عرض کر دیئے ہیں۔

نسیان کا طبّی علاج

قُوتِ حافظہ کی تیزی نسیان کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ فقیر قُوتِ حافظہ کی بحث مختصراً عرض کرکے طبّی مجرّب نسخے لکھتا ہے۔

قوتِ حافظہ اوراس کی ضرورت

حافظہ اس قوتِ ذہنی کا نام ہے کہ جس سے ہم ان تمام خیالات اور واقعات کو جو ہمیں حواسِ ظاہری و باطنی سے معلوم ہوں، یاد رکھ سکیں۔

یہ وہ قوت ہے کہ جس کی بدولت انسان کو در حقیقت دیگر تمام حیوانات پر شرف حاصل ہے کیونکہ انسان تو اپنی گذشتہ زندگی کی غلطیوں اور بد کرداریوں کے نتائج کو اس قوت کی مدد سے اپنی آنکھوں کے سامنے لاکر اقدام مابعد سے پرہیز کرتا ہے اور آئندہ کی اصلاح و ترقی کے لائق بن سکتا ہے جبکہ حیوانات اس سے خاطر خواہ بہر آور نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دماغی ذخیرہ جمع نہیں کر سکتے۔ اسی وجہ سے اپنے سامان دنیوی میں کئی قسم کی اصلاح و ترقی کرنے سے معذور ہیں جتنی ترقی کہ ہم آج کل میدان علم و ہنر میں دیکھ رہے ہیں وہ سب اسی کے طفیل ہے، شاہ سے گدا اور بچے سے بوڑھے تک اسی کے فیض کے محتاج ہیں۔ انسان بھی ننھا سا ہی ہوتا ہے کہ اس طاقت سے مُستفید ہونے لگتا ہے شروع ہی سے ماں باپ کی شکل و شباہت کو یاد رکھنے سے ان کو پہچان لیتا ہے اور تقلید کے عالمگیر قانون کے مطابق زبان مادری

اور عام خیالات کا ذخیرہ اسی قوت کی امداد سے جمع کرتا رہتا ہے۔ اس قوت کے بغیر سچ پوچھو تو انسان کسی کام کا نہ ہوتا، پڑھنا لکھنا اور بولنا ناممکن ہوتا، دیکھا اور سنا ہوا سب کچھ فراموش ہو جاتا، تمام مشاہدے اور تجربے نہ ہونے کے برابر ہوتے۔

آج تک جتنے فلاسفرز مشہور فصیح اور علمائے بے نظیر صفحہ ہستی پر گزرے ہیں وہ سب ایک زبردست حافظہ کی بدولت ہی شہرۂ آفاق ہوئے۔ مُصنّف سے پوچھو کہ وہ کس قدر معاوضہ دینے کو تیار ہے صرف اس واسطے کہ جو کچھ اس نے پڑھا ہے یا اکثر اس کے خیال میں گزرا ہے بر موقع اس کے سامنے آجائے۔ طالبِ علم سے پوچھو کہ کس قدر اس کو آرزو ہے کہ جو کچھ اس نے پڑھا یا سیکھا ہے فی الفور موقع پر جب مرضی ہو بغیر کسی جدوجہد کے یاد آجائے۔ غرضیکہ آپ کسی فردِ بشر سے پوچھیں سب کے سب یک زبان ہو کر یہی جواب دیں گے کہ اگر تمام دنیا کی دولت صرف اس واسطے ہی دے دی جائے کہ جو کچھ سیکھا گیا ہے حسبِ مرضی بر موقع یاد آجائے تو یہ بھی کچھ بعید نہیں۔

جب انسان کو موقع پر کوئی چیز یاد نہیں آتی تو اس کو کس قدر رنج پہنچتا ہے، اس کا دل گھبراتا ہے، لاکھ کوشش کرتا ہے مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس وقت دراصل ایک تیز حافظہ کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انسانی زندگی کے متعلق ہر ایک کام اس قوت پر منحصر ہے اگر آپ کسی فن وپیشہ میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں یا یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کر کے عالم باعمل کا خطاب لینا چاہتے ہیں، اگر آپ امتحان وکالت میں کامیاب ہو کر مشہور ومعروف مقرر بننا چاہتے

ہیں۔ غرضیکہ آپ جس بات میں کمال حاصل کرنا چاہیں آپ کو اسی قوت کی امداد کا سہارا لینا پڑے گا۔

حافظہ اور اس کی اقسام

زمانۂ گذشتہ کے فلاسفرز اور حکماء کا یہ خیال تھا کہ حافظہ صرف ایک ہی طاقت ہے مگر حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اس کی بہت سی اقسام ہیں کیونکہ یاد رکھنا اگر ایک قوت کا کام ہوتا تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ کسی چیز کی رنگت، جسامت، شکل اور حالت ہر ایک امر یاد رکھنے کے لئے ایک شخص میں ایک ہی سی قابلیت ہوتی مگر ایسا ہرگز نہیں ہوتا کیونکہ بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو صرف واقعات ہی کو یاد رکھ سکتے ہیں، ان کے محلِ وُقوع، وقت اور دیگر متعلّقات انہیں بالکل یاد نہیں رہتے برخلاف اس کے جو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو چیزوں کے پتہ وجائے وُقوع تو بآسانی یاد رکھ سکتے ہیں مگر ان دیگر اُمور متعلقات کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ یاد رکھنے والی مختلف طاقتیں ہیں جن کو حفاظ کہا جاسکتا ہے۔

عالمانِ علمِ دماغ نے حافظہ کی بہت سی اقسام مقرر کی ہیں، جن میں سے عام مشہور یہ ہیں:

۱۔ قوتِ تشخیص: یعنی ایک چیز کو دوسری چیزوں سے علیحدہ کرنے اور اس کو شناخت کرنے کی طاقت۔

۲۔ تصوّر: کسی چیز کی شکل وصورت ذہن میں لانے اور علیحدہ علیحدہ قائم رکھنے کی طاقت، یہ قوت شاعروں، مُصوِّروں اور فلاسفرز میں خوب تیز ہوتی ہے۔

۳۔ جسم: یعنی اشیاء کے طُول و عرض وجِسامت وغیرہ یادر کھنے کی طاقت۔

علاوہ ازیں چند اور قوتیں بھی ہیں جن کی امداد سے ہم زبان، مکان، زمان، رنگت، آواز اور وُجوہات وغیرہ تمام واقعات یادر کھ سکتے ہیں۔ ان میں ہر ایک قوت علیحدہ علیحدہ اپنا کام کرتی ہے۔ اس کو جذب یعنی مُلاحظہ کر لیتی ہے۔ بقدرِ ضرورت فقیر نے اتنا لکھا ہے، مزید تحقیق فنِ طب میں ملاحظہ ہو۔

نسیان کی طبی تحقیق

علاجُ الغُرباء میں ہے کہ اکثر پیری سن (عمر رسیدگی) میں کثرتِ بلغم کی وجہ سے نسیان پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج اللہ کا ذِکر بہتر ہے کیونکہ بڑھاپا ایک نعمت ہے، اس میں صبر بھلا۔ ہاں جوانی میں نسیان کا علاج مقویٔ دماغ ادویہ سے کیا جائے۔[73]

بو علی سینا نے کہا نسیان کبھی گرمی اور خشکی سے ہوتا ہے اور کبھی سردی اور رطوبت کے غلبہ سے۔[74] (اس کی تفصیل پہلے عرض کر دی گئی)

گرمی سے نسیان کا علاج

۱۔ زیادہ نہانے سے اجتناب

۲۔ کثرتِ فکر و جماع اور لہو و لعب کا ترک۔

۳۔ راحت و سکون کے اسباب عمل میں لائے۔

۴۔ مقویٔ دماغ تیل سے سر کی مالش جیسے روغنِ بادام، روغنِ کدو، گلاب وغیرہ۔

---

(73) علاج الغرباء، فصل ادویہ نسیان کا بیان، ص: ۳۰۔

(74) القانون فی الطب، الکتاب الثالث، الفن الأول، فی أمراض الرأس والدماغ، فصل فی فساد الذکر، ۲/ ۹۹

۵۔ میٹھا انار کھائے۔

۶۔ سر پر حلال جانور کا دودھ دوہے یعنی دودھ نکال کر فوراً سر پر ڈالے۔

۷۔ نطولات (نطول اصطلاح طب میں ادویہ مقویہ) گرم پانی میں ڈال کر جگ وغیرہ سے سر پر آہستہ آہستہ ڈالے۔

۸۔ ئذاب (ایک بوٹی ہے) کا نطول۔

۹۔ جند بید ستر کا نطول۔

۱۰۔ عقر قرحا (ایک بوٹی ہے) وغیرہ کا نطول۔

۱۱۔ بکائن (75) کے تیل کی سر پر مالش۔

۱۲۔ مشک خالص سر پر ملے۔

۱۳۔ مقوّی دماغ تیل ناک میں ڈال کر دماغ کی طرف کھینچنا۔

۱۴۔ مقوّی دماغ تیل سے سر کی مالش کرنا۔

۱۵۔ تیل نیلوفر ناک میں کھینچنا۔

فائدہ: گرمی سے نسیان کا علاج آسان ہے کہ یہ سریع الاثر ہے۔

خشکی سے نسیان کا علاج

۱۔ تر معتدل یعنی ٹھنڈی اور خشک نہ ہوں، غذائیں لیکن کم استعمال کرنا۔

۲۔ سر کے کناروں کو خوب ملنا۔

---

(75) "بکائن" ایک درخت جسے نیم جنگلی یا بکاینا بیری بھی کہا جاتا ہے، اور طب میں اس کے پتے، پھل اور چھال بطور دوا استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ موٹے کپڑے سے سر کو ڈھانپنا۔

۴۔ دونوں ہاتھ پاؤں خوب ہلانا، ورزش کرنا۔

۵۔ بابونہ (ایک بوٹی) گرم پانی میں ڈال کر سر پر ڈالنا۔

۶۔ یونہی اکلیل الملک (76)

۷۔ بکری وغیرہ کا دودھ

۸۔ سوسن (77) و نرگس (78) کے تیل کی سر پر مالش۔

سردی اور رطوبت سے نسیان کا علاج

۱۔ ہلکے ہلکے جلاب آور معجون وغیرہ کا استعمال

۲۔ تیل مقوی دماغ کی سر پر مالش

۳۔ زیادہ روشنی والے مکان میں رہائش

۴۔ نشہ آور اور ریح بڑھانے والی اشیاء سے اجتناب

۵۔ بوقت ضرورت تازہ پانی سے نہائے جو نہ گرم ہو نہ سرد۔

۶۔ زیادہ قیلولہ سے بچے، معمولی میں حرج نہیں۔

---

(76) "**اکلیل الملک**" جسے انگریزی میں "Coumarin" کہتے ہیں۔ ایک بوٹی کی پھلیاں ہیں جو چھوٹی چھوٹی تراشے ہوئے ناخن کے برابر اور اس کے مانند ہلالی شکل کی ہوتی ہے۔ اکلیل الملک کے اندر چھوٹے چھوٹے تخم ہوتے ہیں۔ اکلیل الملک پودے کی چھوٹی چھوٹی پھلیاں ہیں جو شکلاً ناخن کے تراشے یا تاج کے مشابہ ہوتی ہیں، اسی لئے اس کو ناخونہ یا اکلیل الملک (بادشاہ کا تاج) کہا جاتا ہے۔

(77) سوسن ایک خوشبودار پھول ہے۔ عربی، فارسی و اردو میں: سوسن، انگریزی میں "Lily"

(78) نرگس ایک نہایت خوشبودار اور خوبصورت پھول ہے۔ عربی: نُرجس، فارسی و اردو: نرگس، انگریزی Narcissus / Daffodil

۷۔ زیادہ نیند نہ کرے، معتدل نیند کافی ہے۔

۸۔ کثرتِ جلاب کے استعمال سے بچے۔

اپیل اُویسی غفرلہ

چند نسخے فقیر عرض کرتا ہے، اگر راس آجائیں توان پر مُداوَمت کرے ورنہ بغیر مشورہ ڈاکٹر اور حکیم کے کوئی نسخہ استعمال نہ کرے۔

نسیان کے اِزالہ اور قوتِ حافظہ میں اضافہ کے نسخے

حضرت امام عبدالغنی نابُلسی علیہ الرحمۃ کی طرح فقیر بھی چند طبّی نسخے عرض کررہا ہے۔ انہیں زیادہ استعمال میں لایئے۔ اگر فائدہ ہو تو جاری رکھئے اور یہ بھی کہ حکیم اور ماہر ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر استعمال نہ کریں اور نہ ہی نیم حکیم اور خام ڈاکٹر کی بات مانیں کیونکہ نیم حکیم خطرۂ جان کی مثال مشہور ہے۔

ایک اہم نسخہ

قوتِ حافظہ بڑھانے کے لئے مغزیات بالخصوص بادام بہترین علاج ہے۔ بادام کا سُرخ پردہ گرم پانی سے ہٹا کر روزانہ نہار منہ ۱۹ سے ۲۱ دانے شہد کے ساتھ استعمال کریں۔ گرمیوں میں انہیں کُوٹ کر کالی مرچ اور سنگری مصری(79) ملا کر حسبِ ضرورت نہار منہ کھائیں۔ پانی دو گھنٹے بعد پی سکتے ہیں۔ مزید اَطباء وغیرہ سے نسخہ جات کا مشورہ لیں۔

---

(79) چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل میں بنی ہوئی مصری

نسیان اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

حضرت امام نابُلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ: "إنَّ النِّسیَانَ لَیسَ بِنُقْصانٍ فِي کَمَالِ الإنسانِ"

پھر فرمایا کہ "وإنه یَجوزُ علی الأنبِیاء" اور بیشک یہ انبیاء کے لئے بھی جائز ہے۔

اُن اُمور میں جن میں احکام کی تبلیغ واجب نہیں ہے انبیاء کرام علیہم السلام پر نسیان طاری ہوا ہے۔(80) اس کے بعد انہوں نے چند مثالیں آیات قرآنی واحادیثِ مبارکہ سے پیش فرمائی ہیں۔

تبصرہ اُویسی غفرلہ: نسیان انسان میں کمال بایں معنی ہے کہ اس کے وُرود پر انسان اپنے عجز وانکسار کا اظہار کرتا ہے اور عجز وانکسار کا اظہار انسانی کمال ہے جس کی وجہ سے شیطان تکبُّر کر کے تباہ وبرباد ہوا اور انسان اظہارِ عجز وانکساری کی بدولت ملائکہ پر فائق ہوا۔

لیکن عام انسان اور انبیاء علیہم السلام بالخصوص سرورِ عالم ﷺ کے نسیان وسہو عقل میں زمین وآسمان کا فرق ہے کیونکہ عام آدمی کو نسیان وسہو عقل کی کمی اور دماغ کے فُتور وفہم وذکاء کے نقص سے ہوتا ہے جس کی تحقیق ابتداء رسالہ ہذا میں فقیر نے عرض کیا ہے اور انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے

(80) الکشف والبیان فیما یتعلق بالنسیان، الخاتمة، ص ٣٧

عیب و نقص اور ہر طرح کی کمی کا تصوّر (کرنے سے) کُفر تک نوبت پہونچتی ہے کیونکہ یہ حضرات ہر نقص اور کمی اور عیب سے پاک اور منزّہ ہوتے ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "إِنَارَةُ القُلُوبِ بِبَصارَةِ يَعقُوب" (81) ہاں ان پر نسیان طاری ہوتا ہے جسے لفظ نسیان وسہو کہا جائے گا لیکن وہ در حقیقت عدم اِلتفات کے قبیل سے ہوتا ہے اور عدم التفات نہ عیب ہے نہ نقص اور ان کا عدم التفات بھی منجانب اللہ ہوتا ہے تاکہ احکام کا اِجراء ہو۔ اس موضوع پر فقیر کا رسالہ "أَيْنَ النِّسْيانُ فِي النَّبِيِّ اخِرِ الزَّمَان" مشہور ہے، اس کی تلخیص یہاں حاضر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی، آپ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا، کسی صحابی کو استفسار کی جُراَت نہ ہوئی، ایک صحابی ذُو الیَدَین رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور تھے، عرض کی "أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْتَ" کیا نماز کی قصر ہو گئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی بُھول جاتا ہوں جیسے تم بُھول جاتے ہو، اسی لئے یاد رکھو اگر آئندہ بُھول جاؤں تو مجھے یاد کرادیا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے دو سجدے

---

(81) فیض ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۲۸ شوال المکرم ۱۴۲۰ھ بمطابق ۵ فروری ۲۰۰۰م بروز ہفتہ بہاولپور میں رسالہ "إِنَارَةُ القُلُوبِ بِبَصارَةِ يَعقُوب" المعروف کیا یعقوب علیہ السلام نبی نابینا ہو گئے تھے؟ مکمل فرمایا جسے قطب مدینہ پبلشرز کراچی نے صفر المظفر ۱۴۲۱ھ / مئی ۲۰۰۰م میں شائع کیا۔ فیض ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ رسالہ ایک استفتاء کے جواب میں لکھا۔

(سہو) کئے۔[82] (ملخصاً)

اس کی متعدد وجوہات ہیں۔

ا۔ قاعدہ یاد رہے کہ نبی علیہ السلام کا ہر فعل و قول و عمل امت کی تعلیم کے لئے ہوتا ہے، یہاں بھی وہی بات ہے کہ نہ بُھولنا حقیقی کیونکہ آپ ﷺ بُھولنے والی نماز کا طریقہ نہ بتاتے تو ہم کس طرح سمجھتے تو اُمت کی سہولت کے لئے یہ عمل فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[83]

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اس آیتِ شریفہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہیں۔ اس لئے آپ کا ہر عمل شریف اُمت کے لئے ہے اسی طرح رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فعل مبارک اُمت کی خاطر تھا کہ جب تمہیں بھول ہو جائے تو ایسی حالت میں سجدہ سہو کر لیا کرو تاکہ قیامت میں اگر اللہ تعالیٰ تمہاری بھول جو نماز میں ہوئی ہے، کا سوال کرے تو میری یہی نماز تمہاری نمازوں کا وسیلہ بن جائے کہ جہاں میری نماز قبول ہو گی تمہاری نمازیں بھی قبول ہو جائیں گی۔ اس لئے نسیم الریاض شرح شفاء میں لکھا ہے کہ آپ نے عمداً نسیان و سہو کی صورت اختیار کی تاکہ

(82) صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ما يجوز من ذكر الناس نحو قولهم الطويل والقصير، برقم: ٦٠٥١، ٤/ ٩٨

(83) الأحزاب: ٣٣/ ٢١

امت کا بھلا ہو(84) لیکن ان بدقسمت امتیوں پر حیف(افسوس) کہ وہ اسے بجائے احسان سمجھنے کے نبی پاک ﷺ پر بُرا الزام (لاعلمی) لگاتے ہیں اور اپنے جیسا کمزور سمجھ کر نسیان (بھول جانے) کا بہتان تراشتے ہیں۔

۲۔ حدیثِ صحیح سے ثابت ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ سے نسیان ہوا ہی نہیں اس کی تصریح یوں ہے کہ جب حضور سرورِ عالم ﷺ کو نماز میں سہو ہوا تو ایک صحابی (جو ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور تھے) نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! "أَنَسِيْتَ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ"(85)

یعنی، کیا آپ ﷺ بھولے ہیں یا نماز قصر کی گئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز قصر کی گئی ہے۔

حدیث شریف میں ان دونوں اُمور کی نفی ہے۔(۱) نہ بھولنا (۲) نماز کا قصر نہ ہونا۔

نماز قصر نہیں ہوئی تھی اسی لئے آپ ﷺ نے نماز مکمل فرمائی اور عدمِ نسیان بھی ورنہ حضور ﷺ پر کذب لازم آئے گا۔ (وَھُوَ مُنَزَّہٌ عَنْہُ) اُویسی غفرلہ

(84) نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ، القسم الثالث: فیما یجب للنبی وما یستحیل فی حقه ، تحت قوله: ولكنه على هذا القول، ٥/ ٣١٤

(85) صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب ما یجوز من ذکر الناس نحو قولهم الطویل والقصیر، برقم: ٦٠٥١، ٤/ ٩٨

فائدہ: حدیثِ مبارک[86] میں کتنا صاف ہے کہ خود حضور ﷺ اپنی زبان پاک سے ارشاد فرمارہے ہیں "لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ" کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز قصر کی گئی ہے، لیکن کیسی عجب اُلٹی منطق ہے کہ رسالت مآب ﷺ تو فرمائیں کہ میں بُھولا نہیں اور منکرین یہ کہتے پھریں کہ آپ ﷺ (معاذ اللہ) بُھولتے ہیں، گویا آپ ﷺ نے سمجھایا کہ میں اس طرح بھولا نہیں جو تمہارے عُرف میں ہے بلکہ ظاہری صُورتِ نسیان وسہو بنائی تاکہ اُمّت کا بھلا ہو۔

۳۔ حدیث پاک سے تو ثابت ہے کہ حضور ﷺ خود نہیں بُھولے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کیفیت طاری کردی تاکہ قیامت تک امت کے لئے سنّت بن جائے تو گویا یہ اعتراض اللہ تعالیٰ پر ہوا نہ کہ حضور ﷺ پر۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لأَنْسَى أَوْ أُنَسَّى لِأَسُنَّ"[87]

یعنی، یہ حدیث پہنچی ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بُھلایا گیا ہوں تاکہ میں سنّت مقرر کروں۔

فائدہ: اس حدیث سے ہمارا مُدّعیٰ ثابت ہوا گویا حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ

(86) صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ما يجوز من ذكر الناس نحو قولهم الطويل والقصير، برقم: ٦٠٥١، ٩٨/٤

(87) المؤطا للإمام مالك، كتاب السهو، العمل في السهو، رقم الحديث: ٢، ص: ١٠٠

میں سُنّیت کو قائم کرنے اور مسئلہ سمجھانے کے لئے بُھلایا جاتا ہوں ورنہ ایسے تو مجھے نسیان نہیں ہوتا جیسے تمہیں ہوتا ہے۔

۴۔ بعض لوگ اس آیت "وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ"(88)

ترجمہ: جب تم بھول جاؤ تو اپنے رب تعالیٰ کو یاد کرو، سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سرورِ عالم ﷺ کے لئے نسیان ثابت ہے۔

اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے ایک مسئلہ کی تعلیم کی طرف اشارہ فرمایا کہ جب انسان کوئی بات بھول جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ اس میں حضور ﷺ کو کون سی بھول واقع ہوئی جس پر اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی ہے حالانکہ علمِ تفسیر کا قاعدہ ہے کہ مسائل واحکام میں اگرچہ صراحۃً حضور ﷺ مخاطب ہوں تب بھی آپ ﷺ خود مُراد نہ ہوں گے مثلاً اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝" (89) ترجمہ: اے نبی اللہ سے ڈر اور کافروں کی اطاعت نہ کر، اور فرمایا "وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝" (90) ترجمہ: اور اپنے کپڑے دھو اور بُتوں کو چھوڑو وغیرہ وغیرہ۔

ایسے مواقع پر اُمّت کی تعلیم مُراد ہوتی ہے لیکن افسوس ہے کہ بدقسمت لوگوں نے ایسے مقامات پر دیکھا تو فوراً نبی پاک ﷺ پر عیب لگا دیا جیسا کہ اُنہوں

(88) الكهف: ١٨/ ٢٤

(89) الأحزاب: ٣٣/ ١

(90) المدثر: ٧٤/ ٣-٤

نے آیت "وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ "[91] سے نبی اللہ کے لئے نسیان ثابت کر دکھلایا۔

فائدہ: غور کیجئے اس آیت میں یہ کہاں ہے کہ نبی بُھول سکتے ہیں یا بھول چکے ہیں یا آئندہ بُھولیں گے۔ اُنہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ " إِذَا نَسِيْتَ " کے مُفسّرین نے کیا معنی کئے ہیں۔ مُفسّرین کی مُرادمُلاحظہ ہو۔

ا۔ علامہ جریر تفسیر ابن جریر میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:" واذْكُر رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ مَعنَاهُ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا تَرَكْتَ ذِكْرَهُ"[92]

یعنی، اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کرو جبکہ آپ اس کے ذکر کو چھوڑدیں۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ یہاں نسیان کے معنی ترک کے ہیں کہ جب فعل نسیان کو اللہ عزّوجلّ ورسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی طرف منسوب کیاجائے تو معنی ترک کے ہوں گے۔ جب نسیان کے معنی ترک کرناہواتو پھر بُھول کا سُوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

اور ارشادِ باری تعالیٰ: اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نسیان کے متعلق فرمایاہے کہ "سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰٓ ۝ إِلَّا مَا شَآءَ اللهُ"[93]

---

(91)الكهف:١٨/ ٢٤

(92) جامع البيان عن تاويل آى القرآن المسمى تفسير الطبرى، الكهف:١٨، تحت الآية:٢٣، ١٧/ ٥٤٦

(93) الأعلىٰ:٨٧/ ٦-٧

ترجمہ: اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے، مگر جو اللہ چاہے۔

آیتِ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ تعلیم فرمانے والا اور صاحبِ لولاک ﷺ علم لینے والے، آگے "اِلَّامَاشَاءَ اللّٰہ" تبرک کے طور پر استعمال فرمایا ہے تو کیا پھر حضور ﷺ کو کبھی نسیان ہو سکتا ہے ہاں اللہ تعالیٰ کا جہاں آپ کو بھلانے کا ارادہ ہو وہاں مشیّتِ ایزدی کے ماتحت طریقۂ مسنونہ کو جاری فرمائیں گے تو وہاں اسے آپ ﷺ ترک کر دیں گے لیکن اس پڑھے ہوئے کو بُھول نہیں سکتے بلکہ پڑھانے والے کے ارشاد کے مطابق آپ ﷺ اس کو ترک کر دیں گے تو حاصل یہ ہوا کہ نسیان کا لفظ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے آئے گا یعنی اس فعل نسیان کا فاعل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہوں تو وہاں معنی ترک کے ہی لئے جائیں گے۔

غیر مُقلّد مُصنّف کتاب "رحمۃ للعالمین" نے لکھا کہ تعلیمِ ربانی کا نسیان سے برتر ہونا وہ خصوصیت ہے جو دنیا کے کسی معلم یا متعلم میں نہیں پائی جا سکتی۔ جب ہم قرآنِ پاک پر تدبُّر کی نگاہ ڈالتے ہیں اور احادیثِ پاک کا غور سے مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ان میں احوالِ ماضیہ بھی موجود ہیں اور اخبار مستقبلہ بھی مذکور ہیں اور عہد حال کے احکام بھی بکثرت ہیں، تب یقین ہو جاتا ہے کہ نبی الامی ﷺ کو ٹھیک اللہ تعالیٰ ہی سے تعلیم ملی تھی جو ماضی و حال و استقبال کا علم رکھنے والا ہے، لیکن جب ربُّ العالمین نے حضور ﷺ کو اپنے تلمذ میں لیا تو حضور ﷺ نے جملہ عُلُوم

ومعارف اور حقائق ومعانی کے دفتر کے دفتر کھول دیئے۔ (94)

خلاصہ یہ کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کو نماز میں سہو حق ہے لیکن اس سے نسیان جو عام انسان پروارد ہوتا ہے ثابت کرنا جہالت بلکہ ثبوت دشمنی کاثبوت دیناہے۔ذیل میں فقیر چند وہ روایاتِ صحیحہ پیش کرتا ہے جن سے واضح ہو گا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ پر نسیان کا وہم وگمان کرنا پاگل پن ہے جبکہ آپ ﷺ نے درجنوں نسیان والوں کے نسیان کی جڑ ہی اکھیڑ پھینکی اور پھر ایساحافظہ عطافرمایا کہ جن کے حافظہ پر خود حافظہ کوناز ہے۔

احادیثِ مبارکہ

ا۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:يَقُولُونَ :إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الحْدِيثَ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ :مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنْ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنْ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا، أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا : لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا.فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ

(94) رحمۃ للعالمین، باب اوّل، خصائص النبی، خصوصیت نمبر ۳،۳/۲۰۹

ثَوْبٌ غَيْرُهَا، حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا"(95)

یعنی، لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے بہت حدیثیں روایت کرتے ہیں، خدا جانتا ہے کہ میرے مہاجر بھائی بازاروں میں سودا سلف بیچنے میں مشغول رہتے ہیں اور برادرانِ انصار اپنے کاموں میں مصروف ہوتے تھے اور میں مسکین آدمی ہونے کی وجہ سے پیٹ بھر جانے کے بعد ہر وقت سرکارِ ابد قرار ﷺ کی خدمت میں ملازم رہتا تھا۔ ایک دن سرکار ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص بھی گفتگو کے وقت اپنا دامن بچھالے گا جب تک اپنی باتیں ختم نہ کرلوں اور پھر وہ دامن کو اپنے سینہ کی طرف جمع کرلے تو اسے کوئی بات بھی نہ بھول سکے گی۔ اس پر عمل کرتے ہوئے میں نے بھی اپنی چادر کا دامن بچھا لیا ان دنوں میرے پاس اس چادر کے سوا اور کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا جب بات ختم ہوئی تو میں اس چادر کو اپنے سینہ کے ساتھ جمع کرلیتا۔ اُس خدا کی قسم! جس نے انہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، پھر مجھے آج تک نسیان یعنی حضور ﷺ کی کوئی بات نہیں بھولی۔

اس لئے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے دامن کو آقائے دوعالم ﷺ کے سامنے دورانِ گفتگو پھیلاتے ہیں اور جب آپ ﷺ گفتگو کو ختم فرماتے ہیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی چادر کو اپنے سینہ کے اُوپر لاتے ہیں

---

(95)صحيح البخاری، كتاب المزارعة، باب ما جاء في الغرس، برقم: ٢٣٥٠، ٢/ ٨٤، صحيح مسلم،كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي، ٢٤٩٢، ٤/ ١٩٤٠

توان کو ساری عمر کوئی بات نہیں بھولتی جس آقائے دوجہاں ﷺ کے طفیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت نصیب ہو رہی ہے کہ وہ تمام عمر کوئی بات نہ بھولیں، توکیا جو عطا فرمانے والے ہیں ان کے لئے بھولنے کا خیال تک بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدُ"[96]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی جو کچھ سنتا ہوں بھول جاتا ہوں۔ فرمایا اپنی چادر پھیلا! میں نے پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے دونوں ہتھیلیاں بھر بھر کر اس میں ڈال دیں اور فرمایا اسے سینہ سے لگا دے، میں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد میں کبھی نہیں بُھولا۔

۳۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ مجھے قرآن شریف یاد نہیں رہتا فرمایا اس کا سبب ایک شیطان ہے جس کو خنزب[97] کہتے ہیں، پھر فرمایا میرے قریب آؤ! میں قریب

---

(96) صحيح البخاری، كتاب المناقب، باب حدثنی محمد بن المثنی، برقم:٣٦٤٨، ٢/ ٤٤٨، مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسی، رقم الحديث: ٢٤٩٢ ٤/ ١٩٤٠،

(97) "خِنْزِب" (امام منذری نے اسی طرح اسے ضبط کیا ہے) "خِنْزِب، خَنْزَب، خَنْزِب" (یہ ضبط اعراب مشہور ہیں مگر خاء کے ضمہ کے ساتھ غریب الاستعمال ہے جیسا کہ ابن اثیر نے "النہایہ" میں لکھا ہے۔ (فتح القريب المجيب على الترغيب والترهيب، كتاب الذكر والدعاء، الترغيب فيما يقوله من حصلت إلخ، تحت الحديث:٢٤٩٧، ٧/ ٥٣١، شرح صحيح مسلم للنووی، كتاب السلام، باب التعوذ من شيطان الوسوسة إلخ، تحت الحديث: ٢٢٠٣، ١٤/ ١٥٩)

ہوا"ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَوَجَدتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ كَتِفِي وَقَالَ اخْرُجْ يَا شَيْطَانُ مِنْ صَدرِ عُثْمَانَ فَمَا سَمِعتُ بعد ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا وَحَفِظْتُهُ"(98)

یعنی، آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا، میں نے آپ ﷺ کے فیض کو ٹھنڈک کی صورت میں اپنے شانوں کے درمیان پایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایااے شیطان عثمان کے سینہ سے نکل جا!۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میری یہ حالت ہوگئی کہ جو کچھ سنتا یاد رہتا۔

تبصرہ اُویسی غُفرلہ

۱۔ مذکورہ بالا روایات اہلِ فہم و فکر کو یقین دلانے کے لئے کافی ہیں، مرضِ بد مذہبی کے بیمار کو کہنے کی ضرورت ہی نہیں جو ذات دوسروں کے اذہان وعُقول سے نسیان کی جڑ کاٹ دیتی ہے وہ خود کیوں نسیان کی زد میں ہو۔

۲۔ اگرچہ نسیان عقل کے فُتور اور دماغی کمزوری سے ہوتا ہے لیکن حدیث حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوا کہ اس میں شیطان کا بھی دخل ہے۔ اس کی تائید قرآنِ مجید سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا"فَأَنْسٰيهُ

(98)دلائل النبوة للبيهقي، جماع أبواب غزوة تبوك، باب تعليم النبي صلى الله عليه وسلم عثمان ابن أبي العاص الثقفي رضى الله عنه إلخ، ۵/ ۳۰۷، كتاب الأفراد، الجزء الثالث والثمانون، رقم الحديث: ۴۱، ص: ۱۷۱

الشَّيۡطٰنُ''[99] (تواسے شیطان نے بھلادیا) اور ایماندار تو یقین رکھتا ہے کہ حضور سرورِ کونین ﷺ تو عقلی ودماغی جملہ عوارض اور فتور وضعف سے منزہ اور پاک ہیں۔ اگر کوئی اس کا تصوُّر رکھتا ہے تو دنیا میں اس جیسا بد بخت اور کوئی نہ ہوگا ایسے ہی شیطان کا عمل دخل نبوت کے متعلق تصوُّر تک میں لانا بھی گمراہی ہے۔

۳۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ بھی قابلِ غور ہے کہ وہ جانتے تھے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے لیکن اس کے محبوب کریم، رؤف رحیم ﷺ جو تصرُّف کرتے ہیں وہ بھی اس کے اِذن وعطا سے ہوتا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ ہم اہلسنّت بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں اور اس پر ہمیں فخر وناز ہے۔ صحابہ کے عقائد کی تفصیل مع دلائل ودیگر عجائبات ہم نے اپنی کتاب "الإِصَابةُ فِي عَقَائِدِ الصَّحابةِ" میں لکھے ہیں۔

اقوالِ علمائے کرام اور مشائخ عظام کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ صاحبِ مُسامرہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں"منعَ الصُّوفيةُ وطائفةٌ من المتكلّمينَ السّهوَ والنّسيانَ والغفلاتِ في حقِّ النّبي صلى الله عليه وسلم قالَ مِن أهل سنّة مَن مَنع أصلاً في فعلِه صلى الله عليه وسلم وإليه ذَهب أبو المظفرِ الإسفرائني مِن أئمّة المحقّقِين واستدَلّ

(99) یوسف: ۱۲/ ۴۲

بالحديثِ الماءِ الذى تكلَّمَ به الحُفَّاظُ"[100]

خلاصہ یہ ہے کہ گویا علماءِ اہلسنّت، متکلمین اور صوفیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کے حق میں وہ سہو ونسیان ناممکن ہے جو عیب ونقص ہے ہاں عدم التفات ہو تو حرج نہیں۔

۲۔ علامہ شعرانی "لطائف المنن" میں فرماتے ہیں "إذا صفا صار كالمرآة الكرة المصقولة، فإذا قوبلت بالوجود العلوي والسفلي انطبع جميعه فيها فلا ينسى بعد ذلك شيئاً"[101]

یعنی، جب قلب آئینہ کی طرح صاف ہو جاتا ہے تو تمام عالم علوی اور سفلی اس کے سامنے آتے ہیں اس میں مرتسم ہو جاتے ہیں پھر کسی شے میں بھی نسیان نہیں ہو سکتا۔

۳۔ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم السلام امورِ تبلیغیہ میں سہو ونسیان سے محفوظ ہیں اور میرے نزدیک حضور ﷺ آخر الامر مطلقاً سہو ونسیان سے محفوظ تھے خواہ اُمور تبلیغیہ ہوں یا غیر تبلیغیہ۔[102]

(100) المسامرة فی شرح المسايرة، الركن الثالث، الأصل التاسع: لا يستحيل بعثة الأنبياء، تحت قوله: فهم فيه كغيرهم من البشر، ١٩٦

(101) لطائف المنن والأخلاق، الباب الأول فی أمور يجب عند أئمة الطريق فعلها إلخ، ص٨٢،

(102) فرائض الاسلام، العقائد، ص:۲۱، مخطوط مصور

فائدہ: اسلاف کے عقیدہ پر ہم کہتے ہیں کہ وہ سہو ونسیان جو حضور ﷺ کے لئے احادیث میں ہے اس سے عدم التفات مراد ہے اور وہ بھی اِجرائے احکام کے طور پر جس کا لفظاً نام نسیان وسہو ہے لیکن در حقیقت وہ عدم التفات ہے۔

انتباہ: بہت سے جُہلاء حدیثِ سہو سے حضور ﷺ کی لاعلمی (معاذ اللہ) ثابت کرتے ہیں حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ لاعلمی جہل کا دوسرا نام ہے اور نبوت پہ جہل کا الزام کتنی بڑی بد بختی ہے۔ یہاں سہو ضرور ہوا لیکن سہو لاعلمی کو مستلزِم نہیں یہاں پر جہل ونسیان وسہو کا فرق عرض کر دوں تاکہ کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔

یاد رہے کہ انسان کو تین عوارض لاحق ہوتے ہیں:

(۱) جہل (۲) نسیان (۳) ذُہول۔

۱۔ جہل: شے کا نہ جاننا ہے۔

۲۔ نسیان: شے کا علم ہو لیکن حافظہ سے نکل جائے۔

۳۔ ذہول: شے حافظہ میں تو ہو مگر ادھر توجہ نہ رہے۔

مثلاً ایک شخص نے قرآن نہ پڑھا دوسرے نے حفظ کر کے بھلا دیا۔ تیسرا شخص حافظ کامل ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آیت اس سے پوچھی گئی تو بتا نہ سکا، توجہ نہ رہی۔ پہلا تو قرآن سے جاہل، دوسرا نسیان کا مارا ہے، تیسرا ذاہل ہے۔ اسی قاعدہ کو سمجھنے کے بعد اب مثالیں سمجھئے۔

۱۔ نسیانِ آدم علیہ السلام: قرآن کریم سیّدنا آدم علیہ السلام کے

لئے فرماتا ہے: "فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا" (103)

ترجمہ: وہ بھول گئے ہم نے ان کا قصد نہ پایا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی نظر لوحِ محفوظ پر تھی۔ یہ تمام واقعات پیشِ نظر تھے مگر ارادۂ الٰہی کہ کچھ مُدّت کے لئے توجُّہ ہٹ گئی۔

۲۔نسیانِ عوام: قیامت میں شفیع کی تلاش میں سارے مسلمان جن میں مُحدّثین و مُفسّرین وفقہاء سب ہی ہوں گے۔ سب انبیاء کرام کے پاس جائیں گے کہ آپ شفاعت فرمادیں وہ نہ شفاعت کریں گے اور نہ شفیع المذنبین ﷺ کا صحیح پتہ دیں گے بلکہ فرمادیں گے نُوح کے پاس جاؤ، وہاں جاؤ، وہاں جاؤ، شاید تمہاری شفاعت کریں، حالانکہ دنیا میں سب کا عقیدہ تھا اور ہے کہ قیامت میں شفیع المذنبین حضور ﷺ ہی ہیں لیکن ہم سب بھول جائیں گے اسے عدم توجُّہ یا ذُہول کہا جائے گا۔

اصل مسئلہ: اگر حضور ﷺ کسی وقت علم کے خلاف عمل فرمائیں جیسے نماز میں سہو فرمایا تو اس کی وجہ ذُہول (توجّہ کا نہ ہونا) ہو سکتی ہے، لاعلمی ثابت نہ ہو گی جیسے قرآنِ مجید میں ہے "وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝" (104) اگرچہ آپ اس سے پہلے واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام سے غیر متوجّہ اور بے پرواہ تھے۔ اسی لئے غافل فرمایا جاہل نہیں فرمایا۔ کیونکہ غافل وہ ہے جسے شے معلوم تو ہے

(103)(طٰہٰ: ۲۰/ ۱۱۵)

(104) یوسف:۱۲/ ۳

مگر ادھر اس کا دھیان نہیں لیکن یاد رکھئے یہ غفلت بھی وہ غفلت مُراد نہیں جو ہم عوام(انسانوں) میں مُتعارف ہے یا عام انسانوں کو لاحق ہوتی ہے بلکہ یُوں کہوں کہ اس غفلت کو خدا جانے یا اس کا رسول ﷺ۔

عقلیات

۱۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو احکام رَسانی کے لئے خود منتخِب فرماتا ہے کما قال اللہ: ” اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ “[105] یہی وجہ ہے کہ نبی علیہ السلام کو نسیان نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نسیان دماغی کمزوری ہونے سے ہوتا ہے حالانکہ ہر نبی نسیان سے پاک ہے اس لئے نسیان کا تعلّق علم سے ہے اور سہو کا تعلّق فعل سے ہے، حدیث سے ثابت ہے کہ فعل نبوی میں سہو واقع ہوا، علم میں نہیں بلکہ انبیاء کے افعال بھی سہو سے پاک ہیں اور نماز میں جو سہو ہوا، اس کے متعلق فقیر مختصر بحث پہلے لکھ چکا ہے۔

۲۔ جملہ اَطباء متفق ہیں کہ جس کی عقل میں فتور ہو وہ نسیان کے مرض میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ عیب ہے اور ہر نبی علیہ السلام ہر عیب و نقص سے پاک ہوتا ہے۔

۳۔ جملہ عقول کے عقل کُل جبریل علیہ السلام ہیں لیکن جبریل علیہ السلام کی عقل کی جہاں انتہا ہوتی ہے وہاں انبیاء علیہم السلام کی عقل کی ابتدا ہوتی ہے اور جہاں جملہ انبیاء علیہم السلام کی عقول کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے ہمارے نبی پاک ﷺ کی عقل مقدس کی ابتدا ہوتی ہے۔ صاحبِ روح البیان نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں عقل

(105) الأنعام:٦/ ١٢٤

کے دو سو حصے نازل فرمائے ہیں ان میں ایک سو حصے امام الانبیاء علیٰ نبینا و علیہم السلام کو عطا فرمائے تو ننانوے حصے دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بخشے۔ صرف ایک حصہ باقی جملہ مخلوق پر تقسیم ہوا۔(106) اس سے اندازہ فرمایئے کہ نبی پاک ﷺ کو اگر موردِ نسیان کوئی سمجھتا ہے تو وہ اپنی عقل و فہم کا دشمن ہے۔

فقیر نے اس موضوع پر ایک ضخیم کتاب سپردِ قلم کی ہے۔ یہاں پر اکابرین میں سے حضرت علّامہ مُلّا علی قاری حنفی اور حضرت علّامہ شہاب الدین خفّاجی حنفی رحمہا اللہ تعالیٰ کی شُروح شفاء سے چند عبارات لکھ کر مضمون ہذا کو ختم کرتا ہوں۔

۱۔أما السهوُ والنّسيانُ فقال الآمديّ اختلفَ النّاسُ فيه فذهَب أبو إسحاقَ الإسفرائِنى وكثيرٌ من الأئمّةِ إلى امتِناعِه وذهبَ القاضِي أبو بكرٍ إلي جوازِه وادّعى الفخرُ الرّازي في بعضِ كُتبِه الإجماعَ على امتناعِه ونقلَ الخلافَ فيه في بعضِها(107)

یعنی، (آمدی نے کہا کہ) سہو و نسیان میں علماء کا اختلاف ہے۔ اسفرائنی نے فرمایا کثیر جماعت ائمہ اس طرف گئی ہے کہ آپ پر سہو و نسیان ممتنع ہے۔ قاضی عیاض نے

(106) بعینہ یہ حوالہ ہمیں نہ مل سکا البتہ اس سے ملتی جلتی مفہوم کی عبارت شیخ عبد الحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عوارف المعارف کے حوالے سے نقل کی ہے۔ (مدارج النبوۃ، باب دوم دربیان اخلاق عظیمہ، وصل دربیان عقل و علم، ۱/۳۶، مطبوعہ: مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، طبع: ۱۳۹۷ھ۔۱۹۷۷م)

(107) البحر المحيط فى اصول الفقه، مباحث السنّه، مسئلة: وقوع النسيان من النبى، ٤/ ١٧٣

اس کے جواز کا قول کیا ہے امام رازی تو عدم سہو ونسیان کے اجماع کے مُدّعی ہیں۔

۲۔ مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری حدیثِ سہو کی شرح میں لکھتے ہیں: ''كُلّ ذَلك لَمَ يَقعْ من قِبَلِي بل إنَّما كَان مِن عِند ربِّي لَيْسَ الْحُكْم فِي أمّتِي من جِهَتِي''(108)

یعنی، ''كُلُّ ذَلك لَمَ يَقع'' کا معنی یہ ہے کہ میری جانب سے نہیں بلکہ میرے رب کی طرف سے ہے تاکہ میری وجہ سے میری امت کے لئے سنت کا اِجرا ہو۔

۳۔ بعض مشائخ نے یہاں تک کہہ دیا کہ: ''أنّه صلى الله تعالى عليه وسلم في مثلِ هذا عامدٌ وقاصدٌ لكُلّ ما يفعلُه لصورةِ النّسيانِ فيأتِي به على وجهِ العمدِ ذاكِراً له مُوهماً لغيرِه انه ناس ليسنَّ أي ليعلِّمَ النَّاسَ سُنّته في السهو كَالسُّجودِ له ونحوه من الأحكَام وكان حقُّه أن يذكرَه لهم لِيعَلّمُهم لكِنّ البيانَ بِالفعلِ أظهرُ.''(109)

یعنی، ایسے اُمور میں حضور ﷺ عمداً وقصداً عمل فرماتے ہیں کہ وہ ظاہر

(108) شرح الشفا، الباب الأول فيما يختص بالأمور الدينية والكلام فى عصمة نبينا إلخ، فصل: فإن قلت فما معنى قوله عليه الصلاة والسلام فى حديث السهو، تحت قوله: كل ذلك لم يكن، ۲/ ۲٤۸

(109) نسيم الرياض فى شرح شفاء القاضى عياض ، فصل: فإن قلت فما معنى قوله عليه الصلاة والسلام فى حديث السهو إلخ، ٤/ ۱۲۱

میں نسیان ہو لیکن در حقیقت آپ ﷺ کو وہ امر خیال و تصوّر میں ہوتا لیکن دوسروں کو وہم گزرتا کہ یہ نسیان سے ہو رہا ہے، یہ اس لئے کرتے تاکہ اُمّت کے لئے سُنّت بن جائے جیسے سجدہ سہو کر کے دکھایا اگرچہ آپ ﷺ اسے زبانی بھی فرماسکتے تھے لیکن جو اثر عمل میں ہوتا ہے وہ صرف زبان سے کہنے سے کہاں؟

نوٹ: نسیانِ انبیاء علیہم السلام اور حضور سرورِ عالم ﷺ پر نسیان کے بارے میں اعتراضات کے جوابات فقیر کے رسالہ "أَينَ النِّسيان فِي النَّبِي أخر الزّمَان" میں مطالعہ کیجئے۔

مسائل واحکام سہو ونسیان

نماز معراج المومنین ہے، اس میں سہو و نسیان کا وقوع بکثرت ہوتا ہے۔ مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ فقیر اپنے رسالہ میں نماز کے سہو و نسیان کو مکمل و مفصل عرض کرتا ہے تاکہ نمازیں ضائع نہ ہوں۔

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ علّامہ مفتی حکیم محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب بہارِ شریعت کا باب سہو مکمل حاضر ہے۔

مسائل واحکام کی تفصیل

حدیث ۱: حدیث میں ہے: "ایک بار حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا۔" اس حدیث کو ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث

حسن صحیح ہے۔[110]

مسئلہ ۱: واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔[111]

مسئلہ ۲: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لیے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[112]

مسئلہ ۳: قصداً واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہو گا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔[113]

مسئلہ ۴: کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدۂ سہو واجب نہیں مثلاً خلافِ ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجباتِ تلاوت سے ہے واجباتِ نماز سے نہیں لہٰذا سجدۂ

(110)سنن الترمذی، أبواب الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی الإمام ینهض فی الرکعتین ناسیا، رقم الحدیث: ۳۶۵، ۱/ ۲۷۲

(111) الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ۱/ ۱۲۵

(112)المحیط البرهانی، کتاب الصلاة، الفصل السابع عشر فی سجود السهو، ۱/ ۵۰۰، الدر المختار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص:۹۸

(113)الدر المختار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص:۹۸، نور الإیضاح، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص:۲۱۲

سہو نہیں۔(114)

مسئلہ ۵: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔(115) مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

مسئلہ ۶: سجدۂ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدۂ سہو ساقط ہو گیا۔ یوہیں اگر قضا پڑھتا تھا اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب زرد ہو گیا سجدہ ساقط ہو گیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے۔(116)

مسئلہ ۷: جو چیز مانع بنا ہے، مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز، اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدۂ سہو نہیں ہو سکتا۔(117)

---

(114) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، واجبات الصلاة، تحت قوله: وكذا كل صلاة إلخ، ٣/ ١٨٩

(115) الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٦، رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: بترك واجب إلخ، ٤/ ٤٧٦

(116) البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، محل سجود السهو، تحت قوله: يجب بعد السلام سجدتان إلخ، ٢/ ٩٩، رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: سقط عنه، ٤/ ٤٧٥

(117) الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٥، رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: ما يقطع البناء، ٤/ ٤٧٤

مسئلہ ۸: سجدۂ سہو کا ساقط ہونا اگر اس کے فعل سے ہے تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں۔(118)

مسئلہ ۹: فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔(119)

مسئلہ ۱۰: نفل کی دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سہو ہوا پھر اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑھیں تو سجدۂ سہو کرے اور فرض میں سہو ہوا تھا اور اس پر قصداً نفل کی بنا کی تو سجدۂ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدۂ سہو کرے۔(120)

مسئلہ ۱۱: سجدۂ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے۔(121) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات و درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

---

(118)رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، تحت قوله: سقط عنه، ٤/ ٤٧٥

(119)المحیط البرهانی، کتاب الصلاۃ، الفصل السابع عشر فی سجود السهو، ١/ ٥٠٠ ، الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ١/ ١٢٦

(120)رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، تحت قوله: وفی القنیة، ٤/ ٤٧٥

(121)المحیط البرهانی، کتاب الصلاۃ، الفصل السابع عشر فی سجود السهو، ١/ ٥٠٠، الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ١/ ١٢٥

مسئلہ ۱۲: سجدۂ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اس کو کیا یا سجدۂ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جاتا رہا۔ اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی مگر واجب الاعادہ۔(122)

مسئلہ ۱۳: ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لیے کافی ہیں۔(123)

واجباتِ نماز کا مفصّل بیان پیشتر ہو چکا ہے، مگر تفصیل احکام کے لیے اعادہ بہتر، واجب کی تاخیر رکن کی تقدیم یا تاخیر یا اس کو مکرر کرنا یا واجب میں تغیر یہ سب بھی ترک واجب ہیں۔

مسئلہ ۱۴: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دو بار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو

---

(122) الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص:٩٨، الجوهرة النيرة، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: يسجد سجدتين إلخ، ١/ ١٩٨

(123) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: وإن تكرر، ٤/ ٤٧٧، البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: يجب بعد السلام سجدتان إلخ، ٢/ ١٧٤

واجب ہے۔[124]

مسئلہ ۱۵: الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ یوہیں فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر اعادہ کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[125]

مسئلہ ۱۶: الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے۔[126]

مسئلہ ۱۷: فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدۂ سہو نہیں اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں مگر امام کو نہ چاہیے یوہیں اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدۂ سہو نہیں اور رکوع و سجود و قعدہ میں قرآن پڑھا تو سجدہ واجب ہے۔[127]

مسئلہ ۱۸: آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدۂ تلاوت ادا کرے اور سجدۂ

---

(124) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ص:۹۸، الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ۱/ ۱۲٦

(125) الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب الثانی عشر فی سجود السھو، ۱/ ۱۲٦

(126) الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب الثانی عشر فی سجود السھو، ۱/ ۱۲٦

(127) الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب الثانی عشر فی سجود السھو، ۱/ ۱۲٦

سہو کرے۔[128]

مسئلہ ۱۹: جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہٰذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدۂ سہو کرے مثلاً قراءت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قراءت نہ کی تو نماز فاسد ہو گئی کہ فرض ترک ہو گیا اور اگر رکوع کے بعد قراءت تو کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو فاسد ہو گئی کہ قراءت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا اور اگر بقدر فرض قراءت کر کے رکوع کیا مگر واجب قراءت ادا نہ ہوا مثلاً الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔[129]

مسئلہ ۲۰: کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کر لے پھر التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کیے باطل نہ ہوں گے، ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا۔[130]

مسئلہ ۲۱: تعدیل ارکان بھول گیا سجدۂ سہو واجب ہے۔[131]

مسئلہ ۲۲: فرض میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا، لوٹ آئے اور

---

(128) الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، باب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٦

(129) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: متعلق بترك واجب، ٤/ ٤٧٧

(130) الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص: ٩٩، الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، باب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٧

(131) الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، باب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٧

سجدۂ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدۂ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔(132)

مسئلہ ۲۳: اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضرور ہے کہ لوٹ کہ آوے، تا کہ امام کی مخالفت نہ ہو۔(133)

مسئلہ ۲۴: قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا، مگر بقدر تشہدنہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لوٹ آئے اور وہ جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہو گا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر اگر بقدر تشہد ہو گئے فرض ادا ہو گیا مگر سجدۂ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے کہ شفع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگر چہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔(134)

---

(132)(الهداية شرح بداية المبتدى، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۱/ ۹۱، غنية المتملى شرح منية المصلى، فصل فى سجود السهو، تحت قوله: و يسجد للسهو ص:٤٥٧، الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص:۹۹

(133) الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص:۹۹

(134) الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص:۹۹،رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ٤/ ٥٠٠-٥٠٢

مسئلہ ۲۵: نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے، لہٰذا وتر کا قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدۂ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔(135)

مسئلہ ۲۶: اگر بقدر تشہد قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں اگر لوٹ آیا ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چھ پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔(136)

مسئلہ ۲۷: چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی

---

(135) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، تحت قولہ: أما النفل فیعود، ٤/ ٤٨٨

(136) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ص:٩٩، رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ٤/ ٥٠٠-٥٠٢

اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگر چہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کر سکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔ (137)

مسئلہ ۲۸: دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا اور دوسری کے قعدہ میں سجدۂ سہو کر لیا تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔ (138)

مسئلہ ۲۹: مسافر نے سجدۂ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدۂ سہو کا اعادہ کرے۔ (139)

مسئلہ ۳۰: قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے، حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا؟" عرض کی، اس لیے کہ اس نے بُھول کر پڑھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تحسین فرمائی۔ (140)

---

(137) الهداية شرح بداية المبتدی، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ١/ ٩١، رد المحتار على الدر المختار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ٤/ ٥٠٦

(138) رد المحتار على الدر المختار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ٤/ ٥٠٦

(139) رد المحتار على الدر المختار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ٤/ ٥٠٨

(140) البحر الرائق شرح كنز الدقائق، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: لكل سهو سجدتان إلخ، ٢/ ١٧٢، رد المحتار على الدر المختار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ٤/ ٤٨٠

مسئلہ ۳۱: کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا، سجدۂ سہو واجب ہے، نماز نفل ہو یا فرض۔ (141)

مسئلہ ۳۲: پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدۂ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ (142)

مسئلہ ۳۳: پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر قعدۂ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدہ واجب ہو گیا۔ (143)

مسئلہ ۳۴: تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔ یوہیں اگر تشہد کی جگہ الحمد پڑھی سجدہ واجب ہو گیا۔ (144)

مسئلہ ۳۵: رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایسے رُکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا یا کسی رُکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ (145)

مسئلہ ۳۶: قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قراءت کے بعد قنوت کے لیے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا سجدۂ سہو کرے۔ (146)

---

(141) الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، باب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٧

(142) الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، باب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٧

(143) الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، باب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٧

(144) الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٧

(145) الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٧

(146) الهداية شرح بداية المبتدي، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ١/ ٩٠، الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٨

مسئلہ ۳۷: عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ (147)

مسئلہ ۳۸: امام تکبیراتِ عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔ عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیرِ رکوع بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیر رکوع بُھولا تو نہیں۔ (148)

مسئلہ ۳۹: جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے۔ (149)

مسئلہ ۴۰: امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سرّی میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔ (150)

---

(147) الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ١/ ١٢٨

(148) تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: يجب بعد السهو سجدتان إلخ، ١/ ٤٧٦، الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ١/ ١٢٨

(149) الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ١/ ١٢٨، فتح باب العناية، كتاب الصلاة، فصل فی موجبات سجود السهو، ١/ ٣٦٥

(150) الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ١/ ١٢٨، الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص:٩٩، غنية المتملی شرح منية المصلی، فصل فی سجود السهو، ص:٤٥٧

مسئلہ ۴۱: منفرد نے سِرّی نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔ (151)

مسئلہ ۴۲: ثنا و دُعا و تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (152)

مسئلہ ۴۳: قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے۔ (153)

مسئلہ ۴۴: امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سجدہ ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے کسی فعل کے سبب ہو تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف۔ (154)

مسئلہ ۴۵: اگر مقتدی سے بحالتِ اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (155)

---

(151) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: والجهر فيما يخافت إلخ، ٤/ ٤٨١

(152) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: بترك واجب، ٤/ ٤٧٦

(153) غنية المتملي شرح منية المصلي، فصل في سجود السهو، ص: ٤٦٦، رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: قيل إلا في أربع، ٤/ ٤٧٧

(154) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: إن سجد إمامه، ٤/ ٤٨٤

(155) بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان من يجب عليه سجود السهو، ١/ ٧١٨، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: لا بسهوه، ١/ ٤٧٨

مسئلہ ۴٦: مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور مابقی پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لیے بھی کافی ہیں۔ (156)

مسئلہ ۴۷: مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لیے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نمازِ فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ میں وقت عصر آجائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پر مسح کی مدت گذر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں۔ بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ (157)

مسئلہ ۴۸: مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدۂ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدۂ سہو کرے۔ (158)

مسئلہ ۴۹: مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے

---

(156) الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٢٨، رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: لوجوب المتابعة، ٤/ ٤٨٤

(157) غنية المتملي شرح منية المصلي، فصل في سجود السهو، تحت قوله: أن يقوم إلى قضاء ما سبق إلخ، ص: ٤٦٦

(158) تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: لا بسهوه، ١/ ٤٧٨، الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص: ٩٩

سجدۂ سہو کرے۔ (159)

مسئلہ ۵۰: امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔ (160)

مسئلہ ۵۱: امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی پوری کرنے کھڑا ہوا اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی پڑھے اور پہلے جو قیام و قراءت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہو گا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لَوٹے، لَوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (161)

مسئلہ ۵۲: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدۂ سہو کریگا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا تو آخر میں اعادہ کرے۔ (162)

مسئلہ ۵۳: اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قراءت پڑھ کر بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر

---

(159) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ص:۹۹

(160) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، تحت قوله: سواء کان السهو إلخ، ٤/ ٤٨٦

(161) الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني عشر فی سجود السهو، ١/ ١٢٨

(162) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السهو، ص:۹۹

بیٹھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر ایک میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (163)

مسئلہ ۵۴: مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔ (164)

مسئلہ ۵۵: امام سے صلاۃ الخوف میں سہو ہوا تو امام کے ساتھ دوسرا گروہ سجدۂ سہو کرے اور پہلا گروہ اسوقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔ (165)

مسئلہ ۵۶: امام کو حدث ہوا اور پیشتر سہو بھی واقع ہو چکا ہے اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سجدۂ سہو کرے اور اگر خلیفہ کو بھی حالتِ خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں اور اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو ہوا تو امام پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہو تو سجدہ واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔ (166)

مسئلہ ۵۷: جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر

(163) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، تحت قولہ: ولو سجد مع إمامه إلخ، ٤/ ٤٨٧

(164) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، تحت قولہ: والمقیم إلخ، ٤/ ٤٨٧

(165) الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ١/ ١٢٨

(166) الفتاوی الھندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ١/ ١٣١

دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کر لے، لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد، یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا، لہٰذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدۂ سہو کر لیا تو اقتدا صحیح ہے اور سجدہ نہ کیا تو صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر گیا اور سجدۂ سہو نہیں کر سکتا، اعادہ کرے اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔ (167)

مسئلہ ۵۸: سجدۂ تلاوت باقی تھا یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدۂ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا اور نماز سے باہر ہو گیا، نماز فاسد نہ ہوئی کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے مگر بوجہ ترک واجب مکروہ تحریمی ہوئی۔ یوہیں اگر اس کے ذمہ سجدۂ سہو و سجدۂ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدۂ تلاوت یاد ہے اور قصداً سلام پھیر دیا تو دونوں ساقط ہو گئے اگر سجدۂ نماز و سجدۂ سہو دونوں باقی تھے یا صرف سجدۂ نماز رہ گیا تھا اور سجدۂ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدۂ نماز و سجدۂ تلاوت باقی تھے اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد

(167) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ص: ۱۰۰، رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، تحت قولہ: ولو نسی السھو، ۱/ ۵۱۵

ہو گئی۔[168]

مسئلہ ۵۹: سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت باقی تھا یا سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کرلے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہوا یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کرلے۔[169]

مسئلہ ۶۰: رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ سجدہ کر لیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع و سجود کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع و سجود کا اعادہ نہیں سجدۂ سہو کرنا ہو گا۔[170]

مسئلہ ۶۱: ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کرکے کہ چار پوری ہو گئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کرلے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں، مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشا کو تراویح تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یوہیں اگر کوئی رکن فوت ہو گیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا، تو نماز گئی۔[171]

(168) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، تحت قولہ: و یسجد للسھو ولو مع سلامہ إلخ، ۱/ ۵۱۳

(169) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ص: ۱۰۰، رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، تحت قولہ: ما دام فی المسجد، ۱/ ۵۱۵

(170) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ص: ۱۰۰

(171) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ص: ۱۰۰

مسئلہ ۶۲: جس کو شمار رکعت میں شک ہو، مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو، وعلیٰ ھذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدۂ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا۔[172]

مسئلہ ۶۳: نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔[173]

مسئلہ ۶۴: ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو

(172) الهداية، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ١/ ٩٢، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: وإن كثر تحرى،١/ ٤٧٦، رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: في الصلاة، ٥١٩/١

(173) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: في الصلاة، ١/ ٥١٨

اعادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر مصلّی کو شک ہو اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔(174)

مسئلہ ۶۵: اگر تعداد رکعات میں شک نہ ہوا مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا کہ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔(175)

مسئلہ ۶۶: تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی قدر خاموش رہا اور سوچتا رہا، پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا کہ شک واقع ہوا اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رُک رہا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔(176)

مسئلہ ۶۷: یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں، اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں۔(177)

مسئلہ ۶۸: شک کی سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اور غلبۂ ظن میں نہیں

(174) الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ۱/ ۱۳۱

(175) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: کم صلّی، ۱/ ۵۱۹

(176) الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ۱/ ۱۲۸

(177) الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ۱/ ۱۳۰

مگر جب کہ سوچنے میں ایک رُکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا۔ (178)

مسئلہ ۶۹: بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رُکن ادا کر لیا تو سرے سے نماز پڑھے اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔ (179)

مسئلہ ۷۰: نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔ (180)

مسئلہ ۷۱: وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔ (181)

مسئلہ ۷۲: امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہ ہوا۔ (182)

اختتامیہ

تصنیفِ ہٰذا کا آغاز دمشق (ملک شام / سُوریہ) جیسے مبارک شہر سے ہوا۔ حرمین شریفین، بغدادِ معلّٰی، کربلا شریف و دیگر مقدس مقامات پر جستہ جستہ تیار ہوتی

---

(178) الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص:١٠١

(179) الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٣١

(180) الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٣١

(181)(فتح القدير، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، تحت قوله: وعند البناء على الأقلّ إلخ،١/ ٤٥٣، الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٣١

(182) الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ١/ ١٣١

رہی۔ بہاولپور (پاکستان) کی واپسی پر اختتام پذیر ہوئی۔ عزیزم فاضل مکرم الحاج حافظ محمد عبدالکریم صاحب اُویسی قادری زید مجدہٗ کو اس کی اشاعت کے لئے پیش کر رہا ہوں۔

مولیٰ عزّوجل بفضلِ حبیبِ اکرم ﷺ کے بہ نگاہِ کرم سیّدنا غوثِ اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبول فرما کر اسے فقیر اور ناشر کے لئے توشۂ راہِ آخرت اور قارئین کے لئے مشعلِ راہِ ہدایت بنائے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۲۳ اگست ۲۰۰۰ء بروز بدھ قبل صلوۃ العصر

الحمدللہ علی ذلك

وصلی اللہ تعالی وسلم علی حبیبه الکریم وعلی اله واصحابه أجمعین

ماخذومراجع

(١) **المنهاج شرح صَحيح مسلم** للإمام يحی بن شرف النّوَوِی الدّمشقی الشّافعی (ت٦٧٦ھ)،مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولیٰ١٤٢١ھ-٢٠٠٠م

(٢)**إتحاف الأخصا بفضائل المسجد الأقصیٰ** للشيخ العلّامة شمس الدين محمد بن أحمد بن علی المنهاجی السيوطی المتوفی ٨٨٠ھ، مطبوعة: الهيئة المصرية، القاهرة، طبع ١٩٨٣م

(٣)**أدب الدين والدنيا** ، لأبی الحسن علی بن محمد بن حبيب الماوردی الشافعی (المتوفی : ٤٥٠ھ) مطبوعة: دارالمنهاج ، بيروت ، الطبعة الأولیٰ : ١٤٣٤ھ . ٢٠١٣م

(٤)**الأشباه والنظائر**، للعلّامة زين الدين ابن نجيم المتوفی ٩٧٠ھ ،دارالكتب العلمية، بيروت، ١٤١٩ھ . ١٩٩٩

(٥) **الأنس الجليل بتاريخ القدس والخليل** للمؤرخ أبی اليمن القاضی لمجير الدين العليمی الحنبلی، المتوفی : ٩٢٧ھ، مكتبة دنديس ،فلسطين، الطبعة الأولیٰ: ١٤٢٠ھ . ١٩٩٩م

(٦) **البحر الرائق شرح كنز الدقائق** للعلّامة الشيخ زين الدين بن إبراهيم بن محمد بن بكر المعروف بابن نجيم المصری الحنفی(ت٩٧٠ھ)، مطبوعة:دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٨ھ . ١٩٩٧م

(٧) **البحر المحيط فی أصول الفقه** لبدر الدين أبی عبد الله محمد بن عبدالله بن بهادر الذركشی الشافعی، المتوفی : ٧٩٤م، مطبوعة: دار الصفوة، كويت

(٨) الترغيب والترهيب من الحديث الشريف لزكى الدين عبد العظيم بن عبد القوى المنذرى المتوفى: ٦٥٦هـ، مطبوعة: دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢١هـ-٢٠٠٠م

(٩) الدر المختار للعلّامة علاؤالدّين محمّدبن على الحصكفى الحنفى (ت١٠٨٨هـ)، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٣هـ.٢٠٠٢م

(١٠) الدعوات الكبير للإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البَيهقى (ت٤٥٨هـ)، مطبوعة: غراس للنشر والتوزيع، كويت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٩هـ-٢٠٠٩م

(١١) الشفا بتعريف حقوق المصطفى لأبي الفضل القاضى عياض بن موسىٰ عياض اليحصبي المالكى المتوفى: ٥٤٤هـ، مطبوعة: دار أرقم، بيروت

(١٢) الفتاوىٰ الهندية للعلّامة الهمام مولانا الشيخ نظام الدين الحنفى (ت١٠٩٢هـ) وجماعة من عُلماء الهند الأعلام، مطبوعة: دارالمعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٣هـ-١٩٧٣م

(١٣) القاموس المحيط، للعلّامة مجد الدين أبي طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى المتوفى: ٨١٧هـ، مؤسسة الرسالة، بيروت

(١٤) القانون فى الطب، للشيخ الرئيس أبي على الحسين بن على بن سينا المتوفى: ٤٢٨هـ، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ: ١٤٢٠هـ.١٩٩٩م

(١٥) القرآن الكريم

(١٦)القول الجميل لأحمد بن عبد الرحيم المعروف بشاه ولى الله المحدّث الدهلوى الهندى الحنفى المتوفى:١١٧٦هـ، مطبوعة: ايچ-ايم سعيد كمپنى، كراچى

(١٧)الكشف والبيان فيما يتعلق بالنسيان، لأبى الفيض عبدالغنى النابُلسى الحنفى الدمشقى المتوفى١١٤٣هـ ، مكتبة القاهرة، الطبعة الأولىٰ : ١٤٢١هـ.٢٠٠٠م

(١٨)المحيط البُرهانى للإمام برهان الدين أبى المَعَالى محمود بن أحمد بن عبد العَزيز بن عمر البخارى الحنفى المعروف بابن مازة (ت٦١٦هـ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية، بيروت،الطبعة الأولىٰ ١٤٢٤هـ.٢٠٠٤

(١٩)المسامرة فى شرح المسايرة للإمام كمال الدين محمد بن محمد أبى شريف المقدّسى الشافعى المتوفى: ٩٠٦هـ، مطبوعة: المكتبة النّورية الرضوية پبلگيشنز، ١٤٣٠هـ-٢٠٠٩م

(٢٠)المستدرك على الصحيحينللإمام أبوعبدالله محمّدبن عبدالله حاكم نيساپورى (ت٤٠٥هـ)، مطبوعة: دار المعرفة،بيروت، الطبعة الثانية١٤٢٧هـ. ٢٠٠٦م

(٢١)المصباح المنير فى غريب الشرح الكبير، للعلّامة أحمد بن محمد بن على مُقرى فيومى المتوفى ٧٧٠هـ ، مطبوعة: دارالمعارف، القاهرة، الطبعة الثانية

(٢٢)المصنّف لابن أبى شيبةللحافظ أبى بكرعبدالله بن محمّدابن أبى شيبة(ت ٢٣٥هـ)،مطبوعة:مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنّورة

(۲۳)المعجم الأوسط، للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبرانى المتوفى ۳٦۰ھ ، مطبوعة: دارالفكر ، بيروت ، الطبعة الأولى: ۱٤۲۰ھ. ۱۹۹۹م

(۲٤)المعجم الكبير للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبرانى المتوفى : ۳٦۰ھ، مطبوعة: دار إحياء التراث العربى، بيروت

(۲٥)المواهب اللدنية بالمنح المحمدية للشيخ أحمد بن محمد القسطلانى الشافعى المتوفى: ۹۲۳ھ، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۱٦ھ-۱۹۹٦م

(۲٦)الموضوعات لرضى الدين الحسن بن محمد بن الحسن القرشى الصغانى الحنفى المتوفى ٦٥۰ھ، مطبوعة: دارالمأمون للتراث، دمشق ، الطبعة الثانية: ۱٤۰٥ھ

(۲۷)الموطا للإمام مالك بن أنس المتوفى: ۱۷۹ھ، مطبوعة: دار إحياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۰٦ھ-۱۹۸٥م

(۲۸)الهداية فى شرح بداية المبتدى لشيخ الإسلام برهان الدين على بن أبى بكر المرغينانى الحنفى (ت۵۹۳ھ)،مطبوعة:دار الأرقم،بيروت

(۲۹)آب كوثر للعلامة الحاج المفتى امين النقشبندى الحنفى المتوفى: ۱٤۳۹ھ، مطبوعة: مكتبة المدينه، كراچى

(۳۰)بدائع الصّنائع للإمام علاء الدّين أبى بكر بن مسعود الكاسانى الحنفى (ت٥٨٧ھ)،مطبوعة:دار الكتب العلميّة،بيروت، الطبعةالأولى ۱٤۱۸ھ. ۱۹۹۷م

(۳۱) تاريخ مدينة دمشق للإمام العالم الحافظ أبى القاسم على بن الحسن

ابن هبة الله الشافعي المعروف بابن عساكر المتوفى: ٥٧١، مطبوعة: دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢١هـ-٢٠٠٠م

(٣٢) **تبيين الحقائق** للإمام فخر الدين أبي محمد عثمان بن على بن محجن بن يونس الزيلعي الحنفي (ت٧٤٣هـ)، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠هـ. ٢٠٠٠م

(٣٣) **ترجمہ: کنزالإیمان**

(٣٤) **تشنيف المسامع بجمع الجوامع**، لبدر الدين أبي عبد الله محمد بن عبدالله بن بهادر الذركشي الشافعي، المتوفى : ٧٩٤م، مطبوعة دار طيبة الخضراء، مكة المكرمة، الطبعة الأولىٰ :١٤٣٩هـ. ٢٠١٨م

(٣٥) **تنوير الأبصار** للشيخ محمد بن عبد الله بن أحمد الغزى الحنفي التمرتاشي (ت١٠٠٤هـ) مع شرحه الدر المختار، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٣هـ. ٢٠٠٢م

(٣٦) **جامع البيان عن تاويل آى القرآن المسمّى تفسير الطبرى** لأبي جعفر محمد بن جرير الطبرى المتوفى ٣١٠هـ، مطبوعة: دار التربية والتراث، المكة المكرمة

(٣٧) **جمع الجوامع فى أصول الفقه**، لتاج الدين عبدالوهاب بن أبي الحسن السُبكي الشافعي المتوفى: ٧٧١هـ، دارالكتب العلمية، بيروت

(٣٨) **حياة الحيوان الكبرىٰ**، للعلامة أبي البقاء محمد بن موسىٰ بن عيسىٰ كمال الدين الدميرى الشافعي المتوفى : ٨٠٨ هـ دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية، ١٤٢٣هـ.

(٣٩) **دلائل النبوّة** للإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البَيهقي

(ت٤٥٨ھ)، مطبوعة:دار الکتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٠٨ھ-١٩٨٨م

(۴۰) **رحمت للعالمین** محمد سلیمان منصور پوری، مطبوعہ: مرکز الحرمین الاسلامی، فیصل آباد

(٤١) **ردالمحتارعلى الدرالمختار**، للعلّامة سيّدمحمدأمين إبن عابدين الشامى الالحنفى المتوفى ١٢٥٢ھ ، دارالثقافة، دمشق، الطبعة الأولى: ١٤٢١ھ.٢٠٠٠م

(٤٢) **سُنَن التِّرمذی** للإمام أبي عيسىٰ محمّد بن عيسىٰ بن سورة التّرمذى (ت٢٧٩ھ)، مطبوعة:دار الکتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولىٰ١٤٢١ھ -٢٠٠٠م

(٤٣) **سير أعلام النبلاء** للإمام الحافظ المحدّث شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي الدمشقى الشافعى المتوفى : ٧٤٨، مطبوعة: دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٧ھ-١٩٩٧م

(٤٤) **شرح أسماء الله الحسنىٰ** و يليه شرح منظومة الدمياطى للإمام أحمد بن أحمد بن محمد بن عيسىٰ الشهير بزرّوق الفاسى المالكى المتوفىٰ : ٨٩٩، مطبوعة: دار الکتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ٢٠٠٩م

(٤٥) **شرح الشفا** للعلّامة نور الدين على بن سلطان القَارى الهَروى الحنَفى (ت١٠١٤ھ)،مطبوعة:دار الکتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولىٰ ١٤٢١ ھ

(٤٦) **شرح منار الأنوار فى أصول الفقه** للمولى عبداللطيف الشهير بابن الملك الكرمانى الحنفى المتوفى: ٨٥٤ھ، دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٤ھ-٢٠٠٤م

(٤٧) **صحيح البخارى** للإمام أبي عبد الله محمّد بن إسماعيل البُخارى. المتوفى:

۲۵٦ھ،:دار الکتب العلمیة،بیروت، الطبعة الأولیٰ:۱٤۱۹ھ.۱۹۹۸ م

(٤۸)**صحیح مسلم** للإمام مُسلم بن الحجاج القشیری النیسَابوری (ت۲٦۱ھ)، مطبوعة: دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولیٰ ۱٤۲۰ھ-۱۹۹۹م

(٤۹)**علاج الغرباء** للحکیم غلام إمام، مطبوعة: راجه رام کمار پریس، لکھنو

(۵۰)**غنیة المستملی فی شرح منیة المصلّی** للعلّامة إبراهیم بن محمد بن إبراهیم الحلبی الحنفی (ت ۹۵٦ھ)، مطبوعة:مکتبۂ نُعمانیّه،کوئٹه

(۵۱)**فتح القدیر** للعلّامة کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید بن مسعود السیواسی ثم السکندری المعروف بابن الهمام(ت۸٦۱ھ)، مطبوعة:دار إحیاء التراث العربی،بیروت

(۵۲)**فتح القریب المجیب علی الترغیب والترهیب** لأبی محمد حسن بن علی بن سلیمان البدر الفیومی القاهری الشافعی المتوفی: ۸۷۰ھ، مطبوعة: مکتبة دار السلام، الریاض، الطبعة الأولیٰ ۱٤۳۹ھ-۲۰۱۸م

(۵۳) **فتح باب العنایة بشرح النُّقایة** للعلّامة نور الدین علی بن سلطان القَاری الهَروی الحنفی(ت۱۰۱٤ھ)،مطبوعة:دار الأرقم، بیروت، الطبعة الأولیٰ۱٤۱۸ھ-۱۹۹۷م

(۵٤)**فرائض الإسلام** لشیخ الإسلام مخدوم محمّد هاشم الٹھٹوی السِندھی الحنفی (ت۱۱۷٤ھ)، مخطوط مصوّر

(۵۵)**فضائل الصحابة**، للإمام أبی عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل المتوفی:۲٤۱ھ، مؤسسة الرسالة، بیروت، الطبعة الأولی ۱٤۰۳ھ .۱۹۸۳م

(٥٦)فیض القدیر للعلّامةعبدالرّؤوف المناوِی الشّافعی (ت١٠٣١هـ)، مطبوعة: دارالكتب العلميّة، بيروت،١٤٢٢هـ.٢٠٠١م

(٥٧)كتاب الأفراد للإمام الحافظ على بن عُمر الدّار قطنى (ت٣٨٥هـ) ، مطبوعة:بدون ناشر

(٥٨)كشف الخفاء و مزيل الإلباس، للمفسّر المحدّث الشيخ إسماعيل بن محمد العجلونى الجراحى الشافعى المتوفى ١١٦٢هـ ، مطبوعة: المكتبة العصرية، بيروت، الطبعة الأولىٰ: ١٤٢٠هـ. ٢٠٠٠م

(٥٩)لطائف المِنَن والأخلاق فى وجوب التحدُّث بنعمة الله على الإطلاق للإمام العارف الرّبّانى أبى المواهب عبد الوهاب بن أحمد الشعرانى الشاذلى الصوفى الشافعى المتوفى ٩٧٣هـ، مطبوعة: دار التقوىٰ، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٥هـ-٢٠٠٤م

(٦٠)مدارج النّبوّت للشيخ عبدالحقّ المحدّث الدهلَوى الحنفى (ت١٠٥٢هـ)، مطبوعة: مكتبة النورية الرضوية، سكهر

(٦١)مرأة الأصول شرح مرقاة الوصول إلى علم الأصول، للقاضى محمد بن فراموز بن على الحنفى الشهير بملّا خسرو، المتوفى: ٨٨٥هـ، مطبوعة: دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ: ١٤٣٣هـ. ٢٠١٢م)

(٦٢)مناقب امام اعظم لفيض ملّت المفتى فيض احمد او يسى الرضوى المتوفى : ١٤٣١هـ، مطبوعة: مكتبه نبويه، لاهور

(٦٣) میت کی جمعراتیں منانا کیسا؟، **فیض ملت** مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی، متوفی :١٤٣١ھ، مطبوعہ:عطاری پبلشرز، کراچی

(٦٤) نسيم الرياض فى شرح شفاء القاضى عياض لشهاب الدين أحمد بن محمد بن عمر الخفاجى المصرى الحنفى المتوفى:٩٧٧هـ، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢١هـ-٢٠٠١م

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

موٴلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

محترم المقام جناب.......................... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نے آئندہ سال 202ء کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس...... /- روپے سالانہ ہی کو برقرار رکھا گیا ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں منی آرڈر کے ساتھ ارسال کردیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف منی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہو گی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات دستی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 5 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کرسکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ دسمبر تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں موصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا فروری میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، موجودہ ممبر شپ نمبر (منی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ منی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کردیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے منی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ منی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع کرادیں۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:
جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔ 74000

فقط
علامہ مہربان قادری (معاون محمد سعید رضا)
شعبہ نشرواشاعت 021-32439799
0314-2021215

نام.......................... ولدیت..........................

مکمل پتہ..........................

.... قریبی مشہور جگہ..........................

موبائل نمبر / فون نمبر.......................... سابقہ سیریل نمبر..........................

نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی منی آرڈر میں رقم روانہ کرسکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔ برائے کرم اپنا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں تاکہ رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارسِ حفظ و ناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں
جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی
کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الإسلامی
کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز
سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مختلف علماء اہلسنّت کی
کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب
مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور
تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔
صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس
میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔